انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اہل البیت و یطھر کم تطھیرا



القول الجلی فی مناقب آل النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مع مسئلہ کفو

تالیف از

پیر سید انور شاہ انور چشتی

ترمذی چشتی قادری قلندری الطافی

ناشر بزمِ چشتیہ نظامیہ پاکستان

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب	:	القول الجلی فی مناقب آل النبی ﷺ مع مسئلہ کفو
مولف	:	سیدانورشاہ انورترمذی چشتی قادری قلندری نظامی
بااہتمام	:	سیدرفتان شاہ ترمذی چشتی خادم آستانہ عالیہ خواجہ نگر شریف اوگی مانسہرہ
ناشر	:	بزم چشتیہ نظامیہ پاکستان
کمپوزاینڈ ڈیزائن	:	محمد عباس راجپوت
پروف ریڈنگ	:	ڈاکٹر علامہ مولانا سید اکرم شاہ (خطیب مرکزی جامع مسجد آستانہ عالیہ خواجہ نگر شریف)
پرنٹنگ	:	مارب پرنٹرز، لاہور
کتاب ملنے کا پتہ	:	آستانہ عالیہ خواجہ نگر شریف تحصیل اُوگی ضلع مانسہرہ 0300-2715485 , 0345-9627010 نزد مسجد شمیم شاہ وسن پورہ تاج باغ گراؤنڈ شاد باغ لاہور 0321-4165611 , 0300-8035365

محترم قارئین

کتاب کی طباعت میں نمایاں خرابی ہو، کتابت میں تحریری غلطی یا صفحات کم ہوں یا بائنڈنگ میں آگے پیچھے ہو گئے ہوں تو ناشر کو اطلاع دے کر مشکور فرمائیں۔ منجانب: ناشر

انتساب

میں اپنی اس کوشش کو سلطان الہند خواجہ خواجگان حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ جو حسنی وحسینی باغ کے نادیدہ خزاں پھول ہیں۔ جنھوں نے کفرستان ہند میں شمع اسلام کو روشن فرما کر لاکھوں دلوں کو نور ایمان سے منور فرمایا۔ جن کے فیض تربیت سے نور ولایت کے ایسے چراغ روشن ہوئے کہ جنھوں نے ایک عالم کو نور ہدایت سے منور فرمایا ہوا ہے۔ جو کہ ہدایت کے روشن مینار ہیں۔ ان کی بارگاہ میں بصد عقیدت و نیاز پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں اور ان سیدزادیوں کے نام، جنہیں اس پر آشوب دور میں بھی اسلامی اقدار اپنی جان سے بھی عزیز ہیں اور جن کی عزت وعصمت اور پارسائی کی قسم کھائی جاسکتی ہے جو اپنی آبرو اور ناموس پر حرف نہیں آنے دیتیں اور اپنی شرافت و نظافت کی چادر سے باہر نظر تک نہیں کرتی ہیں (خواجہ سید انور شاہ انور)

نمبر شمار	فہرست	صفحہ نمبر
1.	پیش لفظ	6
2.	تقریظ	7
3.	قرآن کریم	9
4.	حدیث نبوی ﷺ	9
5.	ارشاد نبوی ﷺ	9
6.	درود شریف	10
8.	خطبہ	11
9.	محبت رسول ﷺ احادیث کی روشنی میں	13
10.	دشمنان اسلام کی سازشیں	19
11.	مسعود ملت کا بیان	22
12.	فضائل اہلبیت	24
13.	اہلبیت کون؟	26
14.	سوال وجواب	28
15.	اہلبیت کے متعلق قرآن کریم کی دوسری آیت	28
16.	عقیدہ اہل سنت	29
17.	اہل بیت کے متعلق امت کو قرآنی حکم	31
18.	افادہ	33
19.	محبت اہلبیت باعث خیر و برکت	33
20.	فضائل اہلبیت	34
21.	تذکرہ جگر گوشہ سید الانبیاء	35

نمبر شمار	فہرست	صفحہ نمبر
22.	تذکرہ فاتح خیبر شیر خدا رضی اللہ عنہ	36
23.	تذکرہ حسنین کریمین رضی اللہ عنہما	37
24.	خلاصہ کلام	38
25.	انسان	40
26.	کفو کی تفصیل	45
27.	کفو کی وضاحت کتب معتبرہ سے	46
28.	کفو میں نکاح کا حکم حدیث مصطفی ﷺ سے	48
29.	کفاءۃ کا اعتبار چند امور میں ہے	49
30.	کتب مشہورہ میں نسب کا تذکرہ	49
31.	ایمان افروز نکتہ	50
32.	فضیلت بنو ہاشم	52
33.	مقام غور وفکر	56
34.	علماء ومفتیان اسلام کے فتوے	57
35.	انتہائی افسوس ناک پہلو	63
36.	سیدزادیوں کے لیے دعوت فکر	66
37.	عورت کے لیے پردہ کیوں لازم ہے	68
38.	پردہ ہی عورت کے لیے پاک دامنی کا ضامن ہے	69
39.	شیطانی فتنے	71
40.	علاج	72
41.	گلدستہ چمنستان مصطفی ﷺ	72

پیش لفظ

زیرِ نظر کتاب لکھنے کا سبب اور محرک چند ایسے واقعات ہیں جو کہ حال ہی میں پیش آئے جس سے سادات میں ایک اضطراب پیدا ہوا۔ ان واقعات نے مجھے سخت صدمے سے دوچار کیا۔ جس کی بناء پر میں نے حقیقت حال سے سادات کو خاص طور پر اور دیگر مسلمانوں کو عام طور پر آگاہی کے لیے عظمت اہلبیت سے روشناس کرنے کے لیے قلم اٹھایا تاکہ آئندہ کے لیے ایسے واقعات کا سدباب کیا جا سکے اور مسلمانوں کا وہ تعلق اہلبیت جو کہ گرد آلود ہو چکا ہے پھر سے قائم ہو سکے۔

اس کتاب کی تحریر میں مفتی محمد ادریس صاحب صابری مہتمم دارالعلوم معینیہ نظامیہ خواجہ نگر کے لیے دعا گو ہوں کہ انہوں نے خاص معاونت فرمائی اور میں عزیزم علامہ ڈاکٹر سید اکرم شاہ صاحب ناظم اعلی دارالعلوم معینیہ نظامیہ خواجہ نگر کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے اس کتاب پر نظر ثانی فرمائی اور اسی طرح میں مولانا محمد شاکر صاحب کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جس نے اس کتاب کی تحریر کے لیے اپنے کتب خانہ سے کتب فراہم کیں۔

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان تمام حضرات کو دین و دنیا کی برکتیں عطا فرمائے اور اس کتاب کو باعث نفع و اصلاح بنائے اور مولائے کریم ہمیں حق پر ثابت قدم رکھے۔

آمین بجاہ النبی الامین علیہ وعلی الہ الصلوۃ والتسلیم

پیر خواجہ سید انور شاہ انور

تقریظ

فخر السادات حضرت قبلہ پیر سید انور شاہ صاحب زیب سجادہ آستانہ عالیہ خواجہ نگر شریف اُوگی مانسہرہ دامت برکاتہ العالیہ نے لاہور کی ایک محفل میں اپنی ایک تصنیف ''القول الجلی فی مناقب آل النبی ﷺ'' کی ایک جھلک دکھائی اور فرمایا اس پر تقریظ لکھنی ہے وہ کتاب کا مسودہ تو تاحال میرے لئے نایاب ہے البتہ کتاب کا موضوع بتلا دیا گیا جو حرمت سادات سے تعلق رکھتا ہے یعنی ایک [redacted] سیدزادی کا نکاح غیر سید سے شرعاً ناجائز ہونا۔ اس مسئلہ پر اہل سنت ہی میں دو گروہ موجود ہیں اور خاصی تگ و دو اور تصنیفات کے انبار موجود ہیں۔ شاہ صاحب قبلہ اپنے نقطہ نظر کے نہ صرف مبلغ بلکہ مجاہد بھی ہیں۔ بحیثیت آل و اولاد رسول ہونے کی ان کی حمیت کا تقاضہ قابل داد ہے۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ مسئلہ ہذا میں مجوزین کے نزدیک بھی یہ نکاح فرض و واجب نہیں اور اہل بیت رسول ﷺ کی محبت و احترام ائمہ اہل سنت کے نزدیک فرض من اللہ ہے اور اسی نقطہ نظر کو محترم مصنف حضرت قبلہ شاہ صاحب لیکر چلے ہیں۔

یہ ان کی حمیت نسبی و دینی ہے جو قابل داد ہے اگر مسودہ میری نظر سے گزرا ہوتا تو اس پر دلائل کے لحاظ سے بھی تبصرہ ہوتا بہرحال شاہ صاحب قبلہ مجاہد بھی ہیں اور حمیت نسبی و دینی سے سرشار ہیں یہ اُن کا حق بنتا تھا جو انہوں نے ادا کر دیا اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

مفتی محمد شفیع رضوی قلعہ دیدار مصطفیٰ ضلع گوجرانوالہ

تقریظ

نحمدہ و نصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم   بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ حضور پرنور رنور علی نور شافع یوم النشور رحمۃ العلمین جناب محمد مصطفیٰ ﷺ سے محبت کی علامتوں میں سے ایک علامت یہ بھی ہے کہ ہر اس شخصیت سے محبت کی جائے جس سے محبوب رب العالمین ﷺ نے محبت فرمائی ہو اہلبیت اطہار اور سادات کرام کی عزت وتوقیر اور تعظیم کرنا بھی محبت رسول ﷺ کی علامت ہے کیونکہ انہیں حضور پرنور ﷺ سے ایک خاص نسبت ہے اور اسی نسبت کیوجہ سے سادات کرام توقیر وتعظیم کے سب سے زیادہ مستحق ہیں۔ محبت مصطفیٰ ﷺ اور محبت اہل بیت پر ہزاروں کتب اجل علماء کرام وعشاقان مصطفیٰ ﷺ نے تصنیف و تالیف کی ہیں ان ہی نفوس قدسیہ کی پیروی کرتے ہوئے اسی موضوع پر نہایت ہی احسن طریقہ سے سرمایہ اہل سنت شیخ طریقت محترم ومکرم جناب پیر سید انور شاہ صاحب زیب آستانہ عالیہ خواجہ نگر شریف کی دلی آرزو کے مطابق اہل محبت کے لیے کافی کچھ سپرد قلم فرمایا اور اس کے ساتھ ساتھ کفو کے مسئلہ کو بھی فقہا اکرام کے اقوال سے رسالہ ہذا کو مزین فرمایا۔ اولی یہ ہے کہ نکاح میں کفو کا اعتبار کیا جائے تا کہ خاندان کے اتحاد مخصوص عادات، ماحول اور مزاج کی یکسانیت کی وجہ سے زوجین میں رفاقت رہے اور وہ خوشگوار زندگی گزار سکھے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو عمل صالح نصیب فرمائے۔

امین ثم امین بجاہ سید المرسلین ﷺ

احقر العباد   محمود شاہ رضوی   خادم دار العلوم غوثیہ رضویہ اُوگی

نوٹ   محترم جناب قبلہ پیر صاحب نے جن کتابوں کے حوالہ جات سپرد قلم فرمائیں ہیں وہ بالکل درست ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت و یطھرکم تطھیرا (القران)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے دور کر دے پلیدی کو اے نبی ﷺ کے گھر والو اور تم کو پوری طرح پاک صاف کر دے۔

قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربیٰ (القرآن)

ترجمہ: آپ فرمایئے میں نہیں مانگتا اس (دعوت حق) پر کوئی معاوضہ بجز قرابت کی محبت کے۔

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ ﷺ مثل اھل بیتی مثل سفینۃ نوح من رکبھا نجا ومن تحلف منھا غرق (طبرانی)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا میرے اہل بیت کی مثال حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کی طرح ہے جو اس میں سوار ہو گیا وہ نجات پا گیا اور جو اس سے رہ گیا وہ غرق ہو گیا۔

عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ ﷺ الحسن والحسین سید اشباب اھل الجنۃ (ترمذی)

حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا حسن اور حسین دونوں جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں۔   ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ

ادبوا اولادکم علی ثلاث خصال حب نبیکم وحب اھل بیتہ و قراۃ القران (الجامع الصغیر)

ترجمہ: اپنی اولاد کو تین چیزیں سکھاؤ۔ حضرت محمد ﷺ سے محبت اہل بیت کی محبت اور قرآن کریم کا پڑھنا۔ (الجامع الصغیر)

درود شریف

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ
عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ
اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى
اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى
اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

ترجمہ:

اے اللہ رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر اور آپ ﷺ کی آل پر جیسا کہ تونے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور آپ علیہ السلام کی آل پر رحمت نازل فرمائی ہے بیشک تو تعریف کیا گیا ہے۔

اے اللہ برکت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر اور آپ ﷺ کی آل پر جیسا کہ تونے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور آپ علیہ السلام کی آل پر برکت نازل فرمائی بے شک تو تعریف کیا گیا ہے۔

خطبہ

الحمد لله ذی المجد و العلی ما حی الذنوب والخطا منبع العبو د و العطا خالق الارض و السماء خالق الحب والنوی هوالذی یصور کم فی الار حام کیف یشاء والصلوۃ والسلام علی سیدنا و سید الانبیاء وشفیعنا یو م الجزا وسیلتنا فی الدارین صا حب قا ب قو سین جدا لحسن والحسین محمد ن المصطفی ارسله بدین الحق والهد ی وعلی اله بررۃ التقی فاولئك کسفینة نو ح من رکبها نجی و صحبه الکر ما ء الشرفاء هولا کالنجو م لمن اهتدی والتابعین لهم بالا حسا ن الی یو م الجزاء۔

اما بعد فاعوذ با الله من الشیطا ن الرجیم بسم الله الرحمن الرحیم

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے جو رب العالمین ہے۔جس نے ہمارے محبوب آقا ومولا محمد مصطفیٰ ﷺ کو رحمت للعلمین بنا کر بھیجا اور آپ ﷺ کو عظیم ہیبت وجلالت عطا فرمائی۔آپ ﷺ کو آسمان وجود کا بدر منیر بنایا اور کائنات کے گوشے گوشے میں آپ کا روشن اور دل ودماغ میں اتر جانے والا ذکر پھیلایا اور آپ ﷺ کی تعظیم وتوقیر،عشق ومحبت کو فرض عین بنا دیا۔

بیشک ہماری دنیا وآخرت کی کامیابی کا راز عشق مصطفیٰ ﷺ اور آپ کی تعظیم وتوقیر میں ہے۔

محمد ﷺ کی محبت دین حق کی شرط اول ہے
اسی میں ہے اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے
محمد ﷺ کی محبت ہے سند آزاد ہونے کی
خداعزوجل کے دامن توحید میں آباد ہونے کی

زیادہ سفر طویل و دشوار قیصر روم کے لشکر جرار سے مقابلہ تھا۔ سامان جنگ کی کمی، خوراک کی کمی، سواریوں کی کمی، یہ تمام مسائل در پیش تھے، ان مشکلات میں چند مسلمان شامل سفر نہ ہو سکے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کی آیتوں کا نزول فرمایا اور اہل ایمان پر واضح کیا کہ آپ کو اپنی جان سے پہلے میرے محبوب ﷺ کی جان عزیز ہے تو ایمان کامل ورنہ ایمان وغیرہ کچھ بھی نہیں۔ اللہ تعالیٰ عزوجل نے ارشاد فرمایا:

ما کا ن لاهل المدينه و من حو لهم من الا عرا ب ان يتخلفوا عن رسول الله ولا ير غبو ا با نفسهم عن نفسه (پارہ نمبر 11 سورۃ التوبہ ایت نمبر 120)

اور اہل مدینہ اور ان لوگوں کو جو اس کے آس پاس دیہاتی رہتے ہیں لائق نہ تھا کہ (جہاد میں) رسول اللہ ﷺ کی ہمراہی سے پیچھے بیٹھے رہیں اور نہ یہ (لائق تھا) کہ رسول خدا ﷺ کی جان سے اپنی جان عزیز سمجھیں۔

یعنی ایمان والوں کے لیے ہرگز یہ لائق نہیں کہ خود آرام و راحت سے اپنے گھروں میں بیٹھے رہیں اور محبوب خدا سفر کی تکلیفوں کو برداشت کرتے ہوئے جہاد کے لیے چلے جا رہے ہوں۔ اس لیے حبیب خدا ﷺ نے اپنی امت کو متعدد ارشادات کے ذریعے اس محبت کا درس دیا۔

محبت رسول ﷺ احادیث کی روشنی میں

حدیث نمبر ۱ عن انسؓ قال قال النبی ﷺ لا یو من احد کم حتی اکون احب الیه من والده وولده والنا س اجمعین (مسلم شریف)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی بھی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک میں اسے اس کے والد اور اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے عظیم پیغمبر اور آقائے دو جہاں ﷺ کی محبت کو فرض کرتے ہوئے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا؛

قل ان کا ن اباء کم وابناء کم واخوانکم وازواجکم وعشیر تکم و اموال ن اقتر فتمو ھا و تجارۃ تخشون کسا دھا و مسکن ترضونھا احب الیکم من اللہ ورسولہ و جھا د فی سبیلہ فتر بصوا حتی یا تی اللہ بامرہ ۔ واللہ لایھدی القوم الفسقین (پارہ نمبر 10 سورۃ التوبہ ایت نمبر 24)

ترجمہ: آپ فرما دیجئے اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری عورتیں اور تمہارا کنبہ اور تمہاری کمائی کے مال اور وہ تجارت جس کے نقصان کا تمہیں اندیشہ ہے اور تمہارے پسندیدہ مکان اگر یہ سب چیزیں تمہیں اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول ﷺ اور اس کی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ پیاری ہوں تو پھر انتظار کرو کہ اللہ تعالیٰ اپنا حکم نازل کرے اور اللہ تعالیٰ فاسقوں کو ہدایت نہیں دیتا۔

انسان میں والدین، اولاد، بھائی، بیوی وغیرہ اور مال و مکان تجارت ان تمام چیزں سے محبت فطری چیز ہے لیکن رب کائنات اپنے بندوں کو آگاہ فرماتا ہے کہ جس کے دل میں ہر شے سے بڑھ کر یہ تین محبتیں، محبت الٰہی، محبت رسول ﷺ اور محبت جہاد ہوں گی دنیا و آخرت میں وہی کامیاب و کامران ہونگے اور اگر دیگر اشیاء کی محبت غالب آگئی تو پھر ذلت ورسوائی ان کا مقدر بن جائے گی۔

مسلمان کے لیے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت سب سے بڑھ کر عظیم سرمایہ ہے اسی بنا پر اہل ایمان اپنی جان کی محبت سے زیادہ محبت اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے رکھتے ہیں اسکی تعلیم بھی ہمیں قرآن مجید سے ملتی ہے۔

غزوہ تبوک کا زمانہ ہے مسلمان سخت مشکلات میں ہیں گرمی کی شدت حد سے

حدیث نمبر۴ عن ابی ھریرۃؓ ان رسول اللہ ﷺ قال من اشد امتی لی حبا ناس یکونون بعدی یود احد ھم لو رانی باھلہ ومالہ (مسلم)

ترجمہ حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میری امت میں وہ لوگ ہیں جو سب سے زیادہ محبت مجھ سے کریں گے میرے بعد ان میں سے ہر ایک آدمی کی یہ آرزو ہوگی کہ کاش وہ اپنے تمام عیال و مال کو قربان کر کے میری زیارت کر لے۔

حدیث نمبر5 عن انسؓ عن النبی ﷺ قال ثلث من کن فیہ وجد حلاوۃ الایمان ان یکون اللہ ورسولہ احب الیہ مما سواھما وان یحب المرء لا یحبہ الا للہ وان یکرہ ان یعود فی الکفر کما یکرہ ان یقذف فی النار

(بخاری شریف جلد اول صف نمبر 7)

ترجمہ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس میں تین خصلتیں ہوں وہ ایمان کی لذت و مٹھاس پالے گا۔ ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ اس کو تمام ماسواء سے زیادہ پیارے ہوں۔ دوسری یہ کہ وہ کسی آدمی سے صرف اللہ تعالیٰ کے لیے محبت کرے اور تیسری یہ کہ وہ کفر میں لوٹ جانا ایسا برا سمجھے جیسا کہ آگ میں پھینکے جانے کو برا سمجھتا ہے۔ ان آیات و روایات سے روز روشن کی طرح ثابت ہو گیا کہ ایمان کا دارومدار حضور پرنور شافع یوم النشور ﷺ کی محبت پر ہے۔ بقول حکیم الامت حضرت علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ یہی قرآن پاک کا مغز ایمان کی جان اور دین کی روح ہے۔

مغز قرآن روح ایمان جان دیں
ہست حب رحمۃ اللعالمین (اقبال)

اس کے بغیر توحید، وتفرید، عبادت وریاضت وغیرہ سب بے معنی ہیں۔ حقیقتاً کفر و اسلام کے درمیان حد فاصل اور حق و باطل کے مابین وجہ امتیاز محض محبت رسول ﷺ ہی

حدیث نمبر۲ عن عبداللہ بن ہشامؓ قال کنا مع النبی ﷺ وھو اخذ بید عمر بن الخطاب فقال لہ عمر ، یا رسول اللہ لا نت احب الیی من کل شیء الا من نفسی فقال النبی ﷺ لا والذی نفسی بیدہ حتیٰ اکون احب الیك من الذی نفسك فقال لہ عمر فانہ الان واللہ لانت احب الی من نفسی فقال النبی ﷺ الان یا عمر ۔(بخاری شریف)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن ہشامؓ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ہمراہ تھے اور آپ ﷺ نے عمر بن خطابؓ کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ مجھے آپ میری جان کے سوا ہر چیز سے زیادہ محبوب ہیں۔ پس نبی ﷺ نے فرمایا نہیں قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ جب تک میں تمہیں تمہاری جان سے بھی زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں (اس وقت تک تم مومن کامل نہیں ہو سکتے) حضرت عمرؓ نے عرض کیا اللہ تعالیٰ کی قسم اب آپ مجھے اپنی جان سے بھی زیادہ محبوب ہیں۔ پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے عمر اب ہے (یعنی تمہارا ایمان کامل ہوا)۔

حدیث نمبر۳ عن ابن عباسؓ کانت المراۃ اذا اتت النبی ﷺ خلفھاباللہ ما خرجت من بغض زوج و باللہ ما خرجت رغبہ بارض عن ارض وباللہ ماخرجت التماس الدنیا و باللہ ما خرجت الا حبا للہ ورسولہ (ترمذی شریف)

ترجمہ حضرت عبداللہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جب کوئی عورت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتی (ایمان لانے کے لیے) تو آپ ﷺ اس سے قسم لیتے کہ میں نہ تو خاوند کی دشمنی کی وجہ سے، نہ کسی زمین کی لالچ میں اور نہ ہی کسی دنیاوی مقصد کے حصول کے لیے حاضر ہوئی ہوں بلکہ میں صرف اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت میں (ایمان قبول کرنے کے لیے) آئی ہوں۔

الی منازلهم الاولی التی کانو ا بها فی صلب الادم وهی الجنه من قریب بدون عذا ب قبل دخولها للمجته با لله لقد ذهب اهلها المحبه بشرف الدنیا والاخره اذلهم من معیتهم المشار لها بقوله انت مع من اجبت اوفر نصیب

(المواهب الدنیہ مقصد السابع فصل اول زرقانی علی المواہب) بحوالہ رفیق علم صفحہ ۹۲

یعنی یقین کر کہ بے شک مصطفیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کی محبت جیسا کہ ابن قیم نے مدارج السالکین میں کہا ہے ایسا بلند مرتبہ ہے کہ اس کو حاصل کرنے میں سبقت کرتے ہیں سبقت کرنے والے اور اس کے حاصل کرنے میں عاملین مجتہدین اپنی نظریں اُٹھاتے ہیں اور اس کی معرفت کے لیے سابقین کوشش کرتے ہیں اور اس محبت مصطفیٰ ﷺ کے عالی رتبہ حاصل کرنے میں عاشقان سید عالم ﷺ ایک دوسرے سے غلبہ چاہتے ہیں اور اس محبت رسول ﷺ کی نسیم کی راحت سے عابد لوگ راحت پاتے ہیں۔ تو یہ محبت سید دو عالم ﷺ دلوں کی خوراک وطعام ہیں اور روحوں کی غذا ہے اور آنکھوں کی ٹھنڈک ہیں اور یہ محبت محبوب خدا وہ حیات ہے جو اس سے محروم ہے وہ تو مردوں میں شامل ہے اور یہ وہ نور ہے جس سے یہ مفقود ہے وہ تاریکیوں کے سمندر میں غرق ہے اور یہ وہ شفاء ہے جس کے پاس یہ معدوم ہے تو اس کے دل میں تمام امراض داخل ہوگئیں اور یہ وہ لذت ہے جس سے محروم رہا تو اس کا سب عیش غموں اور دردوں والا ہوا اور یہ محبت حبیب خدا ﷺ، ایمان، اعمال صالحہ، مقامات عالیہ، حالات رفیعہ کی وہ روح ہے جب یہ چاروں محبت رسول ﷺ سے خالی ہو تو یہ چاروں چیزیں اس جسم کی طرح ہیں کہ جس میں روح نہ ہو اور یہ محبت رسول ﷺ محبوب حقیقی کی طرف مشقت نفسوں کے نہ پہنچ سکیں اور یہ حب نبی ﷺ ان کو ایسے منازل عالیہ کی طرف اور مقامات رفیعہ پہنچا دیتی ہے کہ اس محبت رسول ﷺ کے بغیر وہ کبھی ان منازل تک نہیں پہنچ سکتیں اور یہ محبت حبیب خدا ان کو ملیک مقتدر کے حریم قدس میں مجالس

ہے۔ یہ بات آیات وروایات ہی سے ثابت نہیں بلکہ خود ہر مسلمان کی فطرت ایمان بھی اس پر گواہ ہے۔

سر در قدم یار فدا شد چہ بجا شد — ایں بار گراں بود ادا شد چہ بجا شد

یک جان چہ کند سعدی مسکین کہ دو صد جان — سازیم فدائے سگ دربان محمد ﷺ

اور علامہ قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ اعلم ان المحبته عوض عن المضا ف اليه اى محبه المصطفى عليه التحيته والثناء زرقا نى كما قا ل صا حب المدارج اى مـدارج السـا لـكين اسم الشر ح ابن قيم على كتا ب منا زل السا ئر ين لشيخ الا سلا م عبدا لله بن محمد بن على الا نصا رى المتو فى ٤٨١ء رز قا نى هى المنز لته المرتبه العليه التى يتنا فس المتنا فسو ن واليه يشخص المعاملو ن والى علمها شعر السا بقو ن و عليهاتفا فى المجون و بر و ح نسيمها تروح العابدون فهى قـوت الـقلو ب و غذاالارواح و قرة العيو ن وهى الحيا ة النبى من حر مها فـحو جعلته الا موا ت والنور الذى من فقده ففى بحا را لظلمت والشفاء الذى مـن عد مه حلت بقلبه جمعا الا سقا م والذة التى من لم يظفر بها فعيشسه كله هـمـوم ولا لا م وهـى روح الايـمـا ن و الاعـمـا ل والمقاما ت و الا حوال التى خـلت تلك الا ربعة منها فهى كا الجسم الذى لا روح فيها تحمله اتقال السا ئرين الى بـلـدلم يكن الا بشق الانفس بالغيه و تو صلهم الى منازلهم يكو نو ا بالغيه بـرونهـا ابـدا و اصـليهـا و تبو و هم مقا عد الصدق الى مقا ما ت لم يكو نوا لو لا هـى داخليها و فيه تلميح لمعنى ان المتقين فى جنا ت وهى فى مقعد صدق والتـقـوى بـا الايـما ن لا تكو ن الا رواح محبه الرسول(زرقا نى) وهى مطا با الـقـوم التى سراهم فى ظهو ر ها دائما الى الحبيب و طر يقتهم قوم التى يبلغهم

ہے۔ یہ بات آیات وروایات ہی سے ثابت نہیں بلکہ خود ہر مسلمان کی فطرت ایمان بھی اس پر گواہ ہے۔

سر در قدم یار فدا شد چہ بجا شد
ایں بار گراں بود ادا شد چہ بجا شد

یک جان چہ کند سعدی مسکین کہ دو صد جان
سازیم فدائے سگ دربان محمد ﷺ

اور علامہ قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ اعلم ان المحبته عوض عن المضاف الیه ای محبه المصطفی علیه التحیته والثناء زرقانی کما قال صاحب المدارج ای مدارج السالکین اسم الشرح ابن قیم علی کتاب منازل السائرین لشیخ الاسلام عبدالله بن محمد بن علی الانصاری المتوفی ۴۸۱ھ زرقانی هی المنزلته المرتبه العلیه التی یتنافس المتنافسون والیه یشخص المعاملون والی علمها شعر السابقون و علیهاتفا فی المجون و بروح نسیمها تروح العابدون فهی قوت القلوب و غذاالارواح و قرة العیون وهی الحیاة النبی من حرمها فحو جعلته الاموات والنور الذی من فقده ففی بحار الظلمت والشفاء الذی من عدمه حلت بقلبه جمعا الاسقام والذة التی من لم یظفر بها فعیشسه کله هموم ولالام وهی روح الایمان و الاعمال والمقامات والاحوال التی خلت تلك الاربعة منها فهی کا الجسم الذی لا روح فیها تحمله اثقال السائرین الی بلدلم یکن الا بشق الانفس بالغیه و توصلهم الی منازلهم یکونوا بالغیه برونها ابدا و اصلیها و تبوهم مقاعد الصدق الی مقامات لم یکونوا لو لا هی داخلیها و فیه تلمیح لمعنی ان المتقین فی جنات وهی فی مقعد صدق والتقوی بالایمان لا تکون الارواح محبه الرسول(زرقانی) وهی مطایا القوم التی سراهم فی ظهورها دائما الی الحبیب و طریقتهم قوم التی یبلغهم

الی منازلهم الاولی التی کانوا بها فی صلب الادم وهی الجنه من قریب یدون عذاب قبل دخولها للمجته بالله لقد ذهب اهلها المحبه بشرف الدنیا والاخره اذلهم من معیتهم المشار لها بقوله انت مع من اجبت اوفر نصیب
(المواہب الدنیہ مقصد السابع فصل اول زرقانی علی المواہب) بحوالہ رفیق علم صفہ ۹۲

یعنی یقین کر کہ بے شک مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت جیسا کہ ابن قیم نے مدارج السالکین میں کہا ہے ایسا بلند مرتبہ ہے کہ اس کو حاصل کرنے میں سبقت کرتے ہیں سبقت کرنے والے اور اس کے حاصل کرنے میں عاملین مجتہدین اپنی نظریں اُٹھاتے ہیں اور اس کی معرفت کے لیے سابقین کوشش کرتے ہیں اور اس محبت مصطفیٰ ﷺ کے عالی رتبہ حاصل کرنے میں عاشقان سید عالم ﷺ ایک دوسرے سے غلبہ چاہتے ہیں اور اس محبت رسول ﷺ کی نسیم کی راحت سے عابد لوگ راحت پاتے ہیں۔ تو یہ محبت سید دو عالم ﷺ دلوں کی خوراک وطعام ہیں اور روحوں کی غذا ہے اور آنکھوں کی ٹھنڈک ہیں اور یہ محبت محبوب خدا وہ حیات ہے جو اس سے محروم ہے وہ تو مردوں میں شامل ہے اور یہ وہ نور ہے جس سے یہ مفقود ہے وہ تاریکیوں کے سمندر میں غرق ہے اور یہ وہ شفاء ہے جس کے پاس یہ معدوم ہے تو اس کے دل میں تمام امراض داخل ہو گئیں اور یہ وہ لذت ہے جس سے محروم رہا تو اس کا سب عیش غموں اور دردوں والا ہوا اور یہ محبت حبیب خدا ﷺ، ایمان، اعمال صالحہ، مقامات عالیہ، حالات رفیعہ کی وہ روح ہے جب یہ چاروں محبت رسول ﷺ سے خالی ہو تو یہ چاروں چیزیں اس جسم کی طرح ہیں کہ جس میں روح نہ ہو اور یہ محبت رسول ﷺ محبوب حقیقی کی طرف مشقت نفسوں کے نہ پہنچ سکیں اور یہ حب نبی ﷺ ان کو ایسے منازل عالیہ کی طرف اور مقامات رفیعہ پہنچا دیتی ہے کہ اس محبت رسول ﷺ کے بغیر وہ کبھی ان منازل تک نہیں پہنچ سکتیں اور یہ محبت حبیب خدا ان کو ملیک مقتدر کے حریم قدس میں مجالس

جس مومن کے دل میں آپ ﷺ کی محبت ہو گی اس کے دل میں ہر اس چیز کی محبت ہو گی جس کا تعلق و نسبت حضور ﷺ سے ہو گا۔ یہ حقیقت ہے کہ انسان جس سے محبت رکھتا ہے اس سے محبت اور تعلق رکھنے والی تمام چیزیں اسکو محبوب ہو جاتی ہیں۔

لہٰذا نبی کریم ﷺ سے عشق و محبت رکھنے والے آپ کی اولاد۔ آپ کے اصحاب آپ کے اقوال، اور افعال بلکہ ہر اس چیز کو جس کا روحانی یا جسمانی نسبت آپ ﷺ سے ہے دل و جان سے محبوب رکھتے ہیں۔

دشمنان اسلام کی سازشیں

دشمنان اسلام کی ہمیشہ یہ کوشش رہی ہے کہ مسلمان محبت رسول ﷺ اور محبت اہل بیت کی دولت سے خالی ہو جائیں۔ ایسی تدابیر اختیار کی جائیں کہ مسلمان اپنے اسلاف کو بھول کر ایسے راستے پر چل نکلیں جو گمراہی اور اندھیروں کی طرف جاتا ہے۔ چنانچہ انگریز جاسوس ہمفرے نے اپنی ڈائری میں ایک خفیہ کتاب کا ذکر کیا جس میں اسلام کی قوت و طاقت کے سرچشموں اور مسلمانوں کی پیش رفت کے اسباب پر روشنی ڈالتے ہوئے چند شقیں یوں درج کی ہیں۔

شق نمبر ۱۶ وعند هم المقا بر اللنبى واله و الصالحين فتكو ن مر كز تجمعهم و انطلا قهم اعترافات الجا سو س الا نگلنرى صف ۶۹

ترجمہ پیغمبر اسلام ﷺ و اہلبیت اور صلحاء کی زیارت گاہوں کی تعظیم اور ان مقامات کو ملاقات اور اجتماع کے مراکز قرار دینا۔

شق نمبر ۱۷ وفى او ساطهم كثر ة من المنتسبين الى الرسول (اولا ده الذين يسمون الشريف و السيد) فتذكر بالرسول و يجعل الرسول حيا فى اعينهم

(اعترافات صف ۶۹)

صدق کے ایسے مقامات میں بٹھاتی ہے کہ واصلین الوھیت اس حبیب خدا ﷺ کے بغیر کبھی بھی اس میں داخل نہ ہوسکتے اور یہ محبت مصطفیٰ ﷺ واصلین الی اللہ کی وہ سواری ہے کہ ان کو اپنے ظہور اور نورانیت میں رات کے اول درمیانے اور آخری حصے میں ہمیشہ محبوب حقیقی کے میدان قرب میں سیر کراتی ہے۔اور یہ وہ مضبوط راستہ ہے کہ ان کی پہلی منزل یعنی بہشت میں عنقریب بغیر دخول عذاب کے پہنچا دے گا۔

اللہ کی قسم محبین وعشقان سید دوعالم ﷺ دارین کا شرف لے گئے اس لئے کی ان کو جب حبیب خدا کی وجہ سے معیت محبوب خدا سے وافر حصہ ملا اگر چہ بظاہر دور ہیں بباطن ہر وقت پیش حضور ہیں۔

علامہ قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ کی اس عبارت سے یہ معلوم ہوا کہ حضور ﷺ کی محبت دلوں کی خوراک روحوں کی غذا آنکھوں کی ٹھنڈک ہے اور جو اس محبت سے محروم رہا تو اس کا شمار مردوں میں ہوتا ہے اگر چہ بظاہر وہ چلتا پھرتا ہے اسی طرح حضور ﷺ کی محبت وہ نور ہے جو اس سے محروم رہا وہ اندھیروں تاریکیوں میں گم ہے اور علامہ کی عبارت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور ﷺ کی محبت وہ شفا ہے جو اس سے محروم ہوا اس کی روح، دل ودماغ بیمار ہے اس طرح کی محبت ایمان، اعمال صالحہ، مقامات عالیہ اور حالات رفیعہ کی وہ روح ہے کہ اگر یہ اس سے خالی تو ایمان واعمال صالحہ وغیرہ اس مردہ جسم کے مانند ہیں جس میں روح نہ ہو۔

امام اہلسنت مجدد، دین وملت اعلیٰ حضرت الشاہ احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ۔

اللہ کی سرتابقدم شان ہیں یہ — ان سا نہیں انسان، وہ انسان ہیں یہ
قرآن تو ایمان بتاتا ہے انہیں — ایمان یہ کہتا ہے میری جان ہیں یہ

جب معلوم ہوگیا کہ ایمان اور نجات کا حقیقی دارومدار حضور ﷺ کی محبت پر ہے۔تو

شق نمبر۱۴ امـا المقا بر فاللا زم هد مها بحجة انها لم تكن في عصر النبي ﷺ و انها بدعة كما ان اللا زم صرف النا س عن الزيار ا ت باتشكي (اعترافات صفحہ ۸۴)

ترجمہ پس ضروری ہے کہ بزرگان دین کے مزارت کوختم کیا جائے اور ایسے دلائل کے ساتھ کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں نہ تھے اور یہ بدعت ہیں اور لوگوں کو ان کی زیارت سے روکا جائے شکوک وشبہات پیدا کر کے۔

اسی طرح دشمنان اسلام کی یہ کوشش رہی ہے کہ مسلمانوں کے اندر ایسے حالات پیدا کئے جائیں جس کی بنا پر مسلمانوں کے دلوں سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پاک کی محبت وتعلق کو ختم کیا جاسکے۔ ہمفرے اپنی ڈائری میں اس کا تذکرہ اس انداز میں کرتا ہے۔

شق نمبر۱۵ اما ال الرسول فا للا زم الطعن في نسبهم والتشكيك في انتسا بهم الى الرسول واللا زم تلبيس غيرال الرسول بالعما مة السو داء والخضرا ء ليختلط الا مر على النا س و يسمئو الظن بال الرسول ويشكوا في تسبهم كما ان اللا زم نزع العمائم عن رو س رجا ل الدين والسادة ليضيع نسب ال الرسول والكي لا يتلقى رجا ل الدين الا حترا م عن النا س (اعترافات صفحہ ۸۵)

آل رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے عقیدت واحترام کوختم کرنے کے لیے جھوٹے اور بناوٹی سادات پیدا کئے جائیں تا کہ وہ سیاہ اور سبز عماموں کے ساتھ لوگوں میں ظاہر ہوں اور اپنے آپ کو اولا د رسول سے نسبت دیں۔ اس طرح لوگ جو ان کی حقیقت سے واقف ہیں آہستہ آہستہ حقیقی سادات سے برگشتہ ہو جائیں گے اور اولا د رسول پر شک کرنے لگیں گے۔

دوسرا کام ہمیں یہ کرنا ہوگا کہ ہم حقیقی سادات اور علماء دین کے سروں سے ان کے عمامے اتروائیں تا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے وابستگی کا سلسلہ ختم ہو اور لوگ علماء کا احترام چھوڑ دیں۔

یہ چند اقتباسات ہم نے صرف اہل ایمان کو بیدار کرنے کے لیے تحریر کیے ہیں۔ تفصیل کے

ترجمہ: اور سادات کا احترام اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس طرح تذکرہ کرنا گویا وہ ابھی زندہ ہیں اس کتاب کا نام ہمفرے کی زبانی۔اسلام کو کیونکر صفحہ ہستی سے مٹایا جائے رکھا گیا تھا اور اس کتاب کے ایک اور باب میں مسلمانوں کو کمزور بلکہ ختم کرنے کے لیے جو تدابیر سوچی گئی ہیں ان کی بعض شقیں یوں درج ہیں۔

شق نمبرا بلزوم احياء النعرات القومية والاقليمية واللغوية واللونية وغيرذالك بين المسلمين كما اوصى بلزوم جلب اهتمام المسلمين الى سوابق حضارا تهم و ابطال شخصياتهم قبل الاسلام (اعترافات صف ۷۷)

ایسے افکار کی ترویج جو قومی قبائلی اور نسلی عصبیتوں کو ہوا دیں اور لوگوں کو گزشتہ قوموں کی تاریخ زبان وثقافت کی طرف شدت سے مائل کریں اور وہ ماقبل اسلام کی تاریخ شخصیتوں پر فریفتہ ہو جائیں۔

شق نمبر۳ ويلزم التشكيك فى امر الجهاد انه كان امرا وقتيا انقضى بانقضا زمانه (اعترافات صف ۷۷)

ترجمہ وجوب جہاد کے عقیدے میں تزلزل پیدا کرنا اور یہ ثابت کرنا کہ جہاد صرف ابتدا اسلام کے لیے تھا تاکہ مخالفوں کی سرکوبی کی جائے لیکن آج اس کی قطعا ضرورت نہیں ہے۔

شق نمبر۱۳ ويجب تحطيم صلاة الجماعة بحجه فسق الامام واظهار مساوئه وباثارة البغضاء بين الامام وبين الذين يصلون معه بكل الوسائل والسبل (اعترافات صفحہ۸۴)

ترجمہ نماز با جماعت سے لوگوں کو روکنے کے لیے ضروری ہے کہ آئمہ مساجد پر الزام تراشیاں کی جائیں اور ان کے فسق و فجور پر مبنی دلائل پیش کیے جائیں تا کہ لوگ متنفر ہو کر ان سے اپنا رابطہ ختم کر دیں

لیے اس کتاب (ہمفرے کے اعترافات) کا مطالعہ کیا جا سکتا ہے تا کہ اصل حقیقت سے آگاہی ہو سکے کہ اسلام کے خلاف کیسی کیسی سازشیں ہوئی اور ہو رہی ہیں

مسعود ملت عظیم اسکالر پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد علیہ الرحمۃ حالات کا نقشہ کچھ اس طرح بیان فرماتے ہیں۔

مشرق و مغرب میں صدیوں تک اہل سنت حکومت کرتے رہے۔ جدھر دیکھیے تاجدار مدینہ ﷺ کے متوالے۔ کیا ادب واحترام تھا۔ کیا عزت و وقار تھی۔ ایک ایک یادگار محفوظ تھی۔ عشق مصطفیٰ ﷺ دنیا کی عظیم قوت ہے۔ اس قوت کے سامنے بڑی سے بڑی طاقت نہیں ٹھہر سکتی۔ اس قوت نے سلطنت عثمانیہ اور علم اسلام کو صدیوں دشمنان اسلام سے محفوظ رکھا۔ پے در پے ناکامیوں اور نامرادیوں کے بعد اسلام کے دشمنوں کو یہ احساس ہوا کہ جب تک مسلمانوں کے دلوں سے عشق مصطفیٰ ﷺ کو نہیں نکالا جائے گا کام نہیں بنے گا بین الاقوامی حکمت عملی بنائی گئی اور ہر محاذ پر عاشقان رسول ﷺ کے خلاف سرد جنگ کا آغاز کیا گیا۔ مذہبی محاذ پر۔ سیاسی محاذ پر۔ تبلیغی محاذ پر۔ تدریسی محاذ پر۔ تصنیفی اور اشاعتی محاذ پر۔ صحافتی محاذ پر۔ یہ جنگ گزشتہ دو صدیوں سے بڑے منظم طریقے سے جاری ہے۔

اس جنگ کا یہ نتیجہ سامنے آیا کہ وہ دماغ جہاں یقین بسا ہوا تھا۔ وہاں شکوک و شبہات بسیرا کرنے لگے اور وہ سینہ جہاں عشق رسول ﷺ کی جلوہ ریزیاں تھیں وہاں اہانت و گستاخی کی دھول اڑنے لگی۔ پیکر خاکی صحرائی بگولا بن کر رہ گیا۔ انا اللہ وا نا الیہ راجعون

(کتاب محبت کی باتیں صفحہ ۴۔۳)

انہی سازشوں کے متعلق علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے بھی مسلمانوں کو خبردار کرتے ہوئے اپنے ایک عنوان (ابلیس کا فرمان اپنے سیاسی فرزندوں کے نام) میں فرمایا تھا۔

وہ فاقہ کش کہ موت سے ڈرتا نہیں ذرا — روح محمد ﷺ اس کے بدن سے نکال دو
فکر عرب کو دے کے فرنگی تخیلات — اسلام کو حجاز و یمن سے نکال دو
افغانیوں کی عزت دیں کا ہے یہ علاج — ملا کو ان کے کوہ و دمن سے نکال دو
اہل حرم سے ان کی روایات چھین لو — آہو کو مرغزار ختن سے نکال دو

کلیات اقبال (صفحہ ۶۰۸)

موجودہ حالات کا اگر جائزہ لیا جائے تو یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے جس سازش سے ملت اسلامیہ کو خبردار کیا تھا۔ وہ سازش اب عروج پر ہے اور دشمنان اسلام کافی حد تک کامیاب بھی ہو گئے ہیں لیکن افسوس ہم مسلمانان عالم خواب غفلت میں ہیں۔ (یہ حقیقت ہے)

اس حقیقت کو مسعود ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد رحمۃ اللہ علیہ کچھ یوں بیان فرماتے ہیں۔ اغیار کی یہ کوشش رہی کہ وہ افراد ملت کے دلوں سے ایان ملت کی محبت و عقیدت نکال کر دلوں کو ویران کر دیں اور ملت کو ضعیف سے ضعیف تر کر کے دشمنوں کو زیادہ سے زیادہ دلیر بنا دیں۔ حضور انور ﷺ حضرات اہل بیت، صحابہ کرام اور اولیاء عظام کی ذوات عالیہ کے ساتھ والہانہ وابستگی ملت کی روح ہے۔ اس لیے دشمنان دین کا ہدف یہ ذوات عالیہ ہیں۔

بعض محققین اپنی بے جا تحقیق کے پردے میں اغیار کے ہاتھ مضبوط کر رہے ہیں اور وہ نہیں سمجھتے کہ ان کی غیر دیانت دارانہ تحقیقات ملت اسلامیہ پر کیا قیامت ڈھا رہی ہیں

(امام پاک یزید پلید صفحہ ۱۴)

مسعود ملت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اسلام کی بنیاد ہی محبت پر ہے۔ اللہ اور رسول ﷺ کی محبت، اہل بیت اطہار کی محبت، صحابہ کرام کی محبت، اولیاء عظام کی محبت، علماء حق کی محبت، محبت ہی محبت۔ سچ تو یہ ہے کہ جس کے دل میں ان حضرات عالیہ کی محبت نہیں

اس کا دل ایمان سے خالی ہے۔ خود حضور اکرم ﷺ فرما رہے ہیں۔ خبردار ہو جاؤ! جس کے دل میں محبت نہیں اس کے دل میں ایمان نہیں۔ اس کا دل ایمان سے خالی ہے۔ یہ کلمات بار بار فرمائے۔ بے شک محبت و ایمان کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ جو محبت پر شب خون مارتا ہے۔ وہ ایمان پر بھی شب خون مارتا ہے۔ ایمان کی لذت بغیر محبت کے آ ہی نہیں سکتی۔ اطاعت اپنی جگہ مگر محبت نہ ہو تو ہر عبادت بے سود و بے فیض ہے۔ (امام پاک یزید پلید صفحہ ۱۸)

یہ حقیقت ہے کہ جب تک مسلمانوں میں حضور ﷺ اور آپ کے آل و اصحاب کی محبت تھی۔ ملت اسلامیہ کا نقشہ کوئی اور تھا۔ غیرت ایمانی عروج پر تھی۔ ہر طرف اسلام کا بول بالا تھا۔ اسلام کے دشمن خوف زدہ تھے۔ اسلامی سلطنتیں پھیل رہی تھی۔ ہر طرف خیر و برکت تھی لیکن جب سے یہ محبتیں ختم یا کمزور ہو گی تو نقشہ کچھ اور ہو گیا۔ غیرت کی جگہ بے غیرتی حیا کی جگہ بے حیائی۔ شجاعت کی جگہ بزدلی نے لے لی۔ جو کہ اب سب پر ظاہر ہے۔

ابھی ہمارے پاس وقت ہے کہ ہم ان بیماریوں کا علاج کرا دیں۔ ورنہ ایسا وقت آ جائے گا کہ یہ تمام بیماریاں لاعلاج ہو جائیں گی۔ آج ہم نہایت ہی خطرناک سمندر میں ہیں اس سمندر کو عبور کرنا ہے تو اس کے لیے محفوظ ترین کشتی کی ضرورت ہے اگر ہم اس کشتی میں سوار نہ ہوئے تو غرق ہو جائیں گے۔ وہ کشتی کون سی ہے؟ یہ ہمارے آقا کریم ﷺ نے بتائی ہے کہ وہ کشتی آپ ﷺ کی اہلبیت سے تعلق و محبت ہے۔

فضائل اہلبیت

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی عزت و احترام اور ان کی عظمت و شان کی بنیادی وجہ رسول کریم ﷺ کی صحبت کا شرف ہے اور اہلبیت کو جو عظمت اور مرتبہ ملا اس کی بنیادی وجہ بھی یہی ہے کہ ان کو حضور اکرم ﷺ کے ساتھ نسبت کا اعزاز حاصل ہے۔ اس لے ہر مسلمان پر لازم ہے کہ وہ حضور ﷺ کے صحابہ کرام اور اہلبیت اطہار دونوں سے محبت بھی کریں اور ان کی تعظیم و توقیر بھی۔

نسبت کی حقیقت

نسبت نسبت ایک چیز کا کسی دوسری چیز کی طرف منسوب ہونا یا منسوب کرنا اسے نسبت کہتے ہیں۔

منسوب جس چیز کی نسبت دوسری چیز کی طرف کریں اسے منسوب کہتے ہیں۔

منسوب الیہ جس چیز کی طرف کسی دوسری چیز کی نسبت کی جائے۔

اس کو منسوب الیہ کہتے ہیں۔ لہذا منسوب کی قدر و عظمت منسوب الیہ کے اعتبار سے ہوتی ہے۔ اگر منسوب الیہ اعلی و ارفع ہو تو منسوب بھی اسی اعتبار سے اعلی و ارفع ہوگا۔ اگر منسوب الیہ ادنا و خسیس ہو تو منسوب بھی اس کے مطابق ادنا و خسیس ہوگا۔ اس کو ہم ایک مثال سے آسانی سے سمجھ سکتے ہیں۔

مثال سے وضاحت

ہمارے ملک کے پہاڑوں سے پتھر نکال کر ماربل کی فیکٹریوں میں اس سے ماربل تیار ہوتا ہے۔ اس ماربل کو اگر مسجد کے فرش پر لگا دیا گیا تو اس کی قدر مسجد کی وجہ سے اتنی بڑھ جاتی ہے کہ کوئی بھی اس پر جوتا پہن کر نہیں چلتا لیکن یہی ماربل اگر بیت الخلاء میں استعمال ہو جائے تو اس کی کوئی قدر نہیں ہوتی بلکہ اس پر جوتے کا استعمال بھی ہوتا اور پیشاب بھی ہوتا ہے۔

حالانکہ دونوں ایک جیسے پتھر ہیں۔ یہ فرق اگر پیدا ہوا تو نسبت کی وجہ سے اس سے پتہ چلا کہ منسوب کی قدر منسوب الیہ کے مرتبے اور مقام کے اعتبار سے ہوتی ہے۔ نسبت کی بڑی برکتیں ہیں۔ یہ بات ہر ذی عقل شخص جانتا ہے کہ جب کسی کو کسی سے نسبت حاصل ہوتی ہے تو وہ عظمت اور قدر والا ہو جاتا ہے اور محبوب سے قرب رکھنے والا بھی محبوب ہو جاتا ہے لہذا نبی کریم ﷺ سے محبت کا تقاضا ہے کہ آپ کے اہل بیت سے محبت کی جائے

اوران کی تعظیم وعظمت کودل وجان سے تسلیم کیا جائے۔

اہلبیت کون.......؟

ایک مرتبہ حضورا کرم ﷺ کی خدمت میں نجران کے عیسائیوں کا ایک وفد بغرض مناظرہ حاضر ہوااور آپ ﷺ سے حضرت عیسی علیہ السلام کے متعلق دریافت کیا۔حضرت محمد ﷺ نے فرمایا۔حضرت عیسی علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں۔اس کے کلمہ ہیں جوان کی والدہ حضرت مریم کی طرف القا کئے گئے تھے۔عیسائیوں نے جواب میں کہا وہ تو اللہ تعالیٰ کے بیٹے ہیں۔آپ ﷺ نے فرمایا وہ کیسے؟انہوں نے جواب میں کہا کہ آپ نے کوئی ایسا بندہ بھی دیکھا ہے۔جو کہ بغیر باپ کے پیدا ہوا ہو؟حضورا کرم ﷺ نے فرمایا اگر یہی دلیل ان کے ابن اللہ ہونے کی ہے۔تو پھر حضرت آدم علیہ السلام کے متعلق تمہیں بدرجہ اولیٰ یہ عقیدہ رکھنا چاہیے کیونکہ وہ تو ماں اور باپ دونوں کے بغیر پیدا ہوئے تھے۔

حضرت عیسی علیہ السلام کی تو پھر بھی والدہ تھیں۔اس پر ان کے پاس کوئی معقول جواب نہ تھا۔پھر بھی وہ اپنے عقیدہ تثلیث پر ہٹ دھرمی کرتے رہے۔

اس پر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

فمن حاجك فيه من بعد ما جاء ك من العلم فقل تعالوا ندع ابناء نا وابناء كم ونساء نا ونساء كم وانفسنا وانفسكم ثم نبتهل فنجعل لعنت الله على الكذبين

(العمران پ۳)

ترجمہ: پھر جو جھگڑا کرے آپ سے اس بارے میں بعد اس کے کہ آ گیا آپ کے پاس علم تو آپ کہہ دیجئے کہ آؤ بلائیں ہم اپنے بیٹوں کو بھی اور تمہارے بیٹوں کو بھی اپنی عورتوں کو بھی اور تمہاری عورتوں کو بھی اپنے آپ کو بھی اور تم کو بھی۔پھر عاجزی سے (اللہ کے حضور) التجا کریں پھر بھیجیں اللہ کی لعنت جھوٹوں پر۔

جب آپ ﷺ نے ان کو مباہلہ کی دعوت دی تو انہوں نے تین دن مہلت مانگی۔

تین دن بعد نہایت عمدہ لباس پہن کر اپنے بڑے بڑے پادریوں کو ساتھ لے کر آئے۔ادھر حضور پرنور ﷺ اس شان سے تشریف لائے کہ گود میں امام حسین رضی اللہ عنہ اور دائیں طرف آپ کا ہاتھ مبارک پکڑے ہوئے امام حسن رضی اللہ عنہ ہیں اور سیدۃ فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ دونوں پیچھے پیچھے ہیں۔حضور پرنور ﷺ ان سے فرما رہے تھے کہ جب میں دعا کروں تو تم سب آمین کہنا۔

پھر حضورا کرم ﷺ نے رب کائنات کے حضور عرض کیا اللهم هولا ء اهل بيتي اے اللہ یہ میرے اہل بیت ہیں۔عیسائیوں کے بڑے پادری نے جب یہ منظر دیکھا تو اپنے لوگوں سے کہنے لگا انی لاری وجوھا لو سا لو الله ان یزیل جبلا لازاله من مکانه فلا تستبهلوا فتهلكوا ولا يبقى على وجه الارض نصرا نی الی یو م القيامة فقالو يا ابا القاسم قدراينا ان لا ننا هلك وان نتر كك على دينك ونتر كنا على ديننا

ترجمہ بے شک میں ایسے چہرے دیکھ رہا ہوں کہ اگر یہ لوگ اللہ تعالیٰ سے سوال کریں کہ وہ پہاڑوں کو ان کی جگہ سے ہٹادے۔تو اللہ تعالیٰ ان کی دعا سے پہاڑوں کو ان کی جگہ سے ہٹادے گا خدا کے لیے ان سے مباہلہ نہ کرو ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے اور روئے زمین پر قیامت تک کوئی نصرانی باقی نہ رہے گا۔پس انہوں نے آپ ﷺ سے کہا اے ابوالقاسم ہم آپ سے مباہلہ نہیں کرتے آپ اپنے دین پر رہیں اور ہمیں ہمارے دین پر رہنے دیں۔پھر انہوں نے جزیہ دینے پر صلح کر لی۔

حضورا کرم ﷺ نے فرمایا خدا کی قسم عذاب الٰہی ان کے قریب تھا اگر مباہلہ ہو جاتا تو یہ سب کے سب بندر اور سور بن جاتے اور ان کا جنگل آگ سے بھڑک جاتا اور نجران

کے چرند و پرند تک نیست و نابود ہو جاتے۔ اس تفصیل سے یہ وضاحت ہوگئی کہ اہلبیت سے مراد کون حضرات ہیں۔ حضور اکرم ﷺ نے خود فرمایا، حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور امام حسن رضی اللہ عنہ اور امام حسین رضی اللہ عنہ میرے اہلبیت ہیں۔

سوال: یہاں یہ سوال کیا جاتا ہے کہ حضور اکرم ﷺ کی اور صاحبزادیاں بھی تھی وہ اس مباہلہ میں کیوں شریک نہ ہوئیں؟

جواب: حضور اکرم ﷺ کی چار صاحبزادیاں تھیں اور مباہلے والے دن حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا اکیلے تشریف لانا اس لیے تھا کہ باقی صاحبزادیاں اس واقع سے پہلے انتقال فرما چکی تھیں۔ حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا نے ۲ھ میں۔ حضرت زینب رضی اللہ عنہا ۸ھ میں، اور حضرت اُم کلثوم رضی اللہ عنہما نے ۹ھ میں انتقال فرمایا اور مباہلہ کا واقعہ ۱۰ھ کا ہے۔

اہلبیت کے متعلق قرآن کریم کی دوسری آیت

انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت و یطھرکم تطھیرا (سورۃ الاحزاب پ۲۲)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے دور کر دے پلیدی کو اے نبی ﷺ کے گھر والوں اور تم کو پوری طرح پاک صاف کردے۔

جب یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی تو حضور اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور امام حسن رضی اللہ عنہ اور امام حسین رضی اللہ عنہ کو اپنی چادر شریف میں لے کر ارشاد فرمایا۔ اللھم ھو لا اھل بیتی و طھرھم تطھیرا اس کے بعد جب بھی حضور پرنور ﷺ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے مکان کے پاس سے گزرتے تو فرماتے الصلوۃ اہل البیت اور پھر آیت تطہیر پڑھتے اور یہ اس لیے تھا کہ کوئی ان حضرات کو اہل بیت سے خارج نہ سمجھے۔ اس آیت کی تشریح کرتے ہوئے علامہ محمد شفیع اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں۔ آیت تطہیر کے شروع میں انما ہے جو حصر کے لیے آتا ہے۔ اپنے

ارادے سے جو قدیم ہے، چاہا ہے کہ اہلبیت کو ان تمام برائیوں سے پاک رکھے اور ختم آیت پر تطہیرا کی تنوین تعظیم و تکثیر کے لیے ہے یعنی معمولی طہارت نہیں بلکہ بہت ہی زیادہ عمدہ اور اعلیٰ طہارت ہے۔

لہٰذا ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اہلبیت کرام کو ان تمام اعتقادی و عملی ناپاکیوں اور برائیوں سے بالکل پاک اور منزہ فرما کر قلبی صفائی، اخلاقی ستھرائی اور تزکیہ ظاہر و باطن کا وہ اعلیٰ مقام عطا فرمایا جس کی وجہ سے دوسروں سے ممتاز و فائق ہیں۔ اس طہارت کامل کے حصول کے بعد وہ انبیا کرام علیہم السلام کی طرح معصوم نہیں ہاں محفوظ ضرور ہو گئے گویا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان حضرات کو یہ باطنی خلافت عطا ہوئی ہے یہی وجہ ہے کہ یہ لوگ معدن ولایت اور مرجع سلاسل اولیاء امت ہوئے۔

ان کی پاکی کا خدائے پاک کرتا ہے بیان   آیہ تطہیر سے ظاہر شان اہل بیت

عقیدۂ اہلسنت

اہلسنت کے نزدیک حضور سرور کائنات ﷺ کے ازواج مطہرات بھی اہلبیت ہیں۔ سیدنا علی مرتضیٰ، سیدہ طاہرہ، حسنین کریمین بھی اہلبیت میں سے ہیں، جس طرح متعدد صحیح احادیث میں متذکر ہے۔ (تفسیر ضیاء القرآن جلد چہارم صفحہ ۵۶)

قرآن کریم کے ان دونوں آیات کے نزول کے وقت حضور اکرم ﷺ نے ان مقدس ہستیوں کو ہمراہ لے کر فرمایا کہ میرے اہلبیت ہیں کیونکہ حضور ﷺ کے اولاد کا سلسلہ نسب رب کائنات نے انہی حضرات سے جاری فرمایا اور قیامت تک جاری رہے گا۔

اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے مفسر قرآن پیر محمد کرم شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ تحریر فرماتے ہیں۔ حضور ﷺ کا خصوصی طور پر ان کو اپنی عباء کے سایہ میں لینے اور ان کو ھولآء اہل بیتی فرمانے میں حکمت یہ ہے کہ عرب میں بھی اور ہر جگہ مسلمہ دستور یہ ہے کہ نسب باپ کی

طرف سے چلتی ہے نہ کہ ماں کی طرف سے ،مثلاً اگر باپ گوندل ہو اور ماں راجپوت ہو تو اس کے بطن سے جو اولاد ہوگی وہ گوندل کہلائے گی نہ کہ راجپوت ۔اس بین الاقوامی طور پر مسلمہ قاعدہ کے مطابق حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے فرزندان ارجمند حضرت ابو طالب کی اولاد اور نسل سے شمار ہونے چاہئیں تھے نہ کہ حضور سرور عالم ﷺ کی اولاد اور نسل سے لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب اکرم ﷺ کو جس طرح دیگر بیشمار خصوصیات سے نوازا ہے وہاں یہ خصوصیت بھی بخشی ہے کہ حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی اولاد حضرت سیدہ طاہرہ رضی اللہ عنہا کے بطن سے اولاد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء شمار ہوئی نہ کہ ذریت ابو طالب ۔

اسی نسبت کی برکت سے سادات کرام میں سے جو حضرات شریعت اسلامیہ کی پابندی کرتے اور راہ عزیمت پر سوار ہو کر ریاضت اور مجاہدہ کے میدان میں قدم رکھتے ہیں وہ دیگر حضرات سے گویا سبقت لے جاتے ہیں ۔

واللہ یختص برحمتہ من یشاء (تفسیر ضیاء القرآن جلد چہارم صفحہ ۵۶)

سوال: حضور اکرم ﷺ کا سلسلہ نسب صرف حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کیوں حالانکہ حضور اکرم ﷺ کی صاحبزادیاں چار تھی؟

جواب محبوب رب العالمین ﷺ کی اولاد امجاد صرف حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے پھیلی اور حضرت زینب رضی اللہ عنہا اور حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا سے اگرچہ اولاد ہوئی لیکن وہ زیادہ عرصہ تک زندہ نہ رہ سکی اور ان سے آگے سلسلہ اولاد جاری نہ ہو سکا ۔حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا نکاح ان کے خالہ زاد بھائی ابو العاص بن ربیع سے تھا ۔انکا ایک لڑکا پیدا ہوا جو کہ بلوغت سے پہلے ہی وصال فرما گیا تھا ۔حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے ہوا جو کہ حضور ﷺ کی پھوپھی زاد بہن اروی بنت ام حکیم بنت عبدالمطلب کے صاحبزادے ہیں ان سے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا تولد ہوا لیکن وہ

بھی چھ سال کی عمر میں اللہ تعالیٰ سے واصل ہو گئے ۔

حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا نکاح بھی حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کے وصال فرمانے کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے ہوا لیکن ان سے کوئی اولاد نہ ہوئی اور وہ وصال فرما گئیں ۔لہٰذا آپ ﷺ کا سلسلہ نسب سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد پاک میں منحصر ہوا۔ باقی صاحبزادیوں سے نرینہ اولاد باقی نہ رہی اور ان کا سلسلہ نسب اولاد نرینہ میں جاری نہ رہ سکا ۔اگر ان کی نسل پاک باقی رہتی اور اولاد نرینہ زندہ رہتی تو یقیناً وہ بھی ان فضائل وکمالات سے موصوف ہوتے ۔

ہمارا عقیدہ ہے کہ ہمارے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہر نبی ورسول سے افضل ہیں اور آپ کی اولاد ہر اولاد سے اشرف واعلیٰ ہے کیونکہ ان کا حسب ونسب آپ ﷺ سے وابستہ ہے ۔انکا کوئی بھی ہمسر نہیں ۔

اہلبیت نبی ﷺ کے متعلق امت کو قرآن کریم کا حکم

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب آنحضرت ﷺ مدینہ طیبہ رونق افروز ہوئے اور انصار نے دیکھا کہ آپ ﷺ کے ذمہ مصارف ہیں اور مال کچھ بھی نہیں ہیں تو انہوں نے آپس میں مشورہ کیا اور حضور ﷺ کے حقوق واحسانات یاد کر کے حضور ﷺ کی خدمت میں پیش کرنے کے لیے بہت سا مال جمع کیا اور اس کو لے کر خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ حضور ﷺ کی بدولت ہمیں ہدایت ہوئی ۔ہم نے گمراہی سے نجات پائی ۔ہم یہ مال خدام آستانہ کی خدمت میں نذر کرنے کے لیے لائے ۔قبول فرما کر ہماری عزت افزائی کی جائے ۔اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور حضور ﷺ نے وہ اموال واپس فرما دیے ۔(تفسیر مظہر القرآن جلد دوم صفحہ ۱۳۵۹)

قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربی (سورۃ الشوری پ ۲۵)

ترجمہ: آپ فرمایئے میں نہیں مانگتا اس (دعوت حق) پر کوئی معاوضہ بجز قرابت کی محبت کے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنھما فرماتے ہیں۔ حدیث عن ابن عباس قال لما نزلت ھذہ الایۃ قل لا اسلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربی قالو یا رسول اللہ من قرابتك ھو لاء الذین وجبت علینا مودتھم قال علی وفاطمۃ وابنا ھما (رواہ الطبرانی)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنھما سے مروی ہے کہ جب یہ آیت (قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربی) نازل ہوئی تو صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ آپ کے قرابت دار کون ہیں۔ جن کی محبت ہم پر واجب ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا علی، فاطمہ اوران کے دونوں بیٹے۔اس حدیث میں حضور ﷺ نے ان نفوس قدسیہ کو اپنے اہلبیت بتایا۔جن سے رب کریم نے محبت کرنے کا حکم دیا۔اسی طرح حضور ﷺ نے اپنی امت کو اہلبیت کی محبت کا حکم دیا۔

حدیث نمبر۱ عن ابن عباس رضی اللہ عنھما قال قال رسول اللہ ﷺ احبو اللہ لما یغذو کم من نعمہ، واحبو نی بحب اللہ واحبوا اھل بیتی لحبی (ترمذی)

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنھما سے روایت ہے کہ فرمایا حضور ﷺ نے اللہ سے محبت کرو ان نعمتوں کی وجہ سے جو اس نے تمہیں دی ہیں اور مجھ سے محبت کرو اللہ تعالیٰ کی محبت کے سبب اور میرے اہلبیت سے محبت کرو میری محبت کے سبب۔

حدیث نمبر۲ عن عبدالرحمن بن ابی لیلی عن ابیہ قال قال رسول اللہ ﷺ لا یومن عبد حتی اکون احب الیہ من نفسہ واھلی احب الیہ من اھلہ و عترتی احب الیہ من عترتہ و ذاتہ احب الیہ من ذاتہ (رواہ الطبرانی)

ترجمہ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلی رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ

حضور ﷺ نے فرمایا کوئی بندہ اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کی جان سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں اور میرے اہلبیت اس کو اپنے اہل خانہ سے زیادہ محبوب نہ ہو جائیں اور میری اولاد اسے اپنی اولاد سے زیادہ محبوب نہ ہو جائے اور میری ذات اسے اپنی ذات سے محبوب تر نہ ہو جائے۔

حدیث نمبر۳ عن ابن مسعود عن النبی ﷺ قال حب ال محمد یوما خیر من عبادۃ سنۃ ومن مات علیہ دخل الجنۃ

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا آل محمد ﷺ کی ایک دن کی محبت ایک سال کی عبادت سے بہتر ہے اور جو اسی محبت پر فوت ہوا تو وہ جنت میں داخل ہو گیا۔

افادہ

ان آیت وروایات سے یہ بات ظاہر ہوئی کہ حضور ﷺ کے جملہ قرابت دار اور خصوصا اہل بیت کرام کی محبت، انکا ادب واحترام امت کے لیے عین ایمان اور جان ایمان ہے۔جس کے دل میں اہلبیت کے لیے محبت نہیں۔احترام نہیں تو اس کی شمع ایمان بجھی ہوئی ہے۔حقیقت میں جس کو حضور ﷺ سے جتنی زیادہ قرابت ہوگی۔اتنی ہی اس کی محبت و احترام زیادہ مطلوب ہوگی۔

محبت اہلبیت باعث خیر و نجات ہے

حدیث: عن علی قال قال رسول اللہ ﷺ النجوم امان لاھل السماء فاذا ذھبت النجوم ذھب اھل السماء واھلبیتی امان لاھل الارض فاذا ذھب اھل بیتی ذھب اھل الارض (رواہ الدیلمی)

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا ستارے آسمان

والوں کے لیے امان ہیں اگر ستارے ختم ہو جائیں گے تو اہل آسمان ختم ہو جائیں گے اور میرے اہل بیت زمین والوں کے لیے امان ہیں پس جب میرے اہل بیت ختم ہو جائیں گے تو اہل زمین ختم ہو جائیں گے۔

فضائل اہلبیت احادیث کی روشنی میں

حدیث نمبرا عن جابر بن عبدالله قال سمعت رسول الله ﷺ يقول يا ايها الناس انی قد ترکت فیکم ما ان اخذتم به لن تضلوا کتاب الله و عترتی اهل بیتی (ترمذی شریف)

ترجمہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سنا حضور ﷺ سے آپ ﷺ نے فرمایا اے لوگوں میں تمہارے درمیان ایسی چیزیں چھوڑ رہا ہوں کہ تم انہیں پکڑے رہو گے تو ہرگز گمراہ نہ ہو گے کتاب اللہ (قرآن کریم) اور میرے اہلبیت

حدیث نمبر۲ عن ابن عباس قال رسول الله ﷺ مثل اهل بیتی مثل سفینة نوح من رکب فیها نجا ومن تخلف عنها غرق وفی روایة عن عبدالله بن الزبیر قال من رکبها سلم ومن ترکها غرق (رواه الطبری وحاکم)

ترجمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا میرے اہل بیت کی مثال حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کی طرح ہے۔ جو اس میں سوار ہو گیا وہ نجات پا گیا اور جو اس سے رہ گیا وہ غرق ہو گیا اور ایک روایت میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا جو اس میں سوار ہوا وہ سلامتی سے رہا اور جس نے اس کو چھوڑ دیا وہ غرق ہو گیا۔

حدیث نمبر۳ عن ابی سعید الخدری ان رسول الله ﷺ قال ان لله حرمات ثلاث من حفظهن حفظ الله له امر دینه و دنیاه ومن ضیعهن لم یحفظ الله

له شیا فقیل وما هن یا رسول الله قال حرمة الاسلام و حرمتی و حرمة رحمی (رواه الطبرانی)

ترجمہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ کی تین حرمات ہیں جو ان کی حفاظت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے دین و دنیا کی حفاظت فرماتا ہے اور جو ان کو ضائع کر دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی کوئی حفاظت نہیں فرماتا۔ پس عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ وہ کون سی تین حرمتیں ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اسلام کی حرمت، میری حرمت اور میرے نسب کی حرمت۔

تذکرہ جگر گوشہ سید الانبیاء

حدیث نمبرا عن المسور بن مخرمة قال قال رسول الله ﷺ انما فاطمة بضعه منی یؤذینی ما اذاها (مسلم شریف)

ترجمہ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا فاطمہؓ میرے ہی گوشت کا ٹکڑا ہے جو چیز اس کو ایذا دے وہ مجھے ایذا دیتی ہے۔

حدیث نمبر۲ عن عائشة ام المومنین قالت، قال رسول الله ﷺ یا فاطمة الا ترضین ان تکونی سیدة نساء المومنین او سیدة نساء هذه الامة (متفق علیه)

ترجمہ اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ فرمایا حضور ﷺ نے فرمایا اے فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کیا تم راضی نہیں اس پر کہ تم مسلمان عورتوں کی سردار ہو یا اس امت کی عورتوں کی سردار ہو۔

حدیث نمبر۳ عن ابن بریدة عن ابیه قال کان احب النساء الی رسول الله ﷺ فاطمة و من الرجال علی (رواه الترمذی ونسائی)

حضرت ابن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں حضور ﷺ کو

عورتوں میں فاطمہ زیادہ محبوب تھی اور مردوں میں علیؓ سب سے زیادہ محبوب تھے۔

تذکرہ فاتح خیبر شیر خدا رضی اللہ عنہ

حدیث نمبر۱ عن سعد بن ابی وقاص قال سمعت رسول اللہ ﷺ یقول من کنت مولاہ فعلی مولاہ وسمعته یقول انت منی بمنزلة هارون من موسی علیهما السلام الا انه لا نبی بعدی و سمعته یقول لا عطین الرایة الیوم رجالا یحب الله ورسوله (ابن ماجه)

ترجمہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جس کا میں ولی ہوں اس کا علی ولی ہے اور میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا تم میرے لیے اسی طرح ہو جیسے ہارون علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام کے لیے تھے۔ مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں اور میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا میں آج جھنڈا اس شخص کو عطا کروں گا جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے۔ (غزوہ خیبر کے موقع پر)

حدیث نمبر۲ عن سلمان ان النبی ﷺ قال لعلی محبك محبی و مبغضك مبغضی (رواہ الطبرانی)

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا تجھ سے محبت کرنے والا مجھ سے محبت کرنے والا ہے اور تجھ سے بغض رکھنے والا مجھ سے بغض رکھنے والا ہے۔

حدیث نمبر۳ عن عبداللہ بن مسعود عن رسول اللہ ﷺ قال ان اللہ امرنی ان ازوج فاطمة من علی (رواہ الطبرانی)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا کہ میں ''فاطمہ رضی اللہ عنہا'' کا نکاح ''علی رضی اللہ عنہ'' سے کروں۔

تذکرہ حسنین کریمین رضی اللہ عنہما

حدیث نمبر۱ عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ ﷺ الحسن و الحسین سید الشباب اهل الجنة (ترمذی شریف)

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا حسنؓ اور حسینؓ دونوں جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں۔

حدیث نمبر۲ عن البراء قال ان النبی ﷺ ابصرا حسنا و حسینا فقال اللهم انی احبهما فا حبهما (ترمذی شریف)

ترجمہ: حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ امام حسن و امام حسین کی طرف دیکھ کر عرض کرتے اے اللہ میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت فرما۔

حدیث نمبر۳ عن عمر بن الخطاب قال سمعت رسول لله و یقول کل بنی انثی فان عصبتهم لا بیهم ما خلا ولد فاطمه فانی انا عصبتهم وانا ابوهم (طبرانی)

ترجمہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہر عورت کے بیٹوں کا نسب ان کے باپ کی طرف سے ہوتا ہے سوائے فاطمہؓ کی اولاد کے کہ میں انکا نسب ہوں اور میں ہی انکا باپ ہوں۔

حدیث نمبر۴ عن ابی هریرة قال قال رسول اللہ ﷺ من احب الحسن والحسین فقدا حبنی ومن ابغضهما فقدا بغضنی (ابن ماجہ)

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا جس نے حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے ان سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا۔

حدیث نمبر۵ عن علی عن النبی ﷺ قال انا وفاطمة و حسن و حسین مجتمعون و من احبنا یوم القیامة نا کل و نشرب حتی یفرق بین العباد (طبرانی)

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا میں فاطمہ رضی اللہ عنہا، حسن رضی اللہ عنہ، حسین رضی اللہ عنہ اور جو ہم سے محبت کرتے ہیں قیامت کے دن ایک ہی جگہ جمع ہوں گے ہمارا کھانا پینا بھی ایک جگہ ہوگا۔ جب کہ لوگوں کو جدا جدا کر دیا جائے گا۔

خلاصہ کلام

ان احادیث کے علاوہ کثیر تعداد میں حضور اکرم ﷺ کے ارشادات موجود ہیں۔ یہاں پر حقیقت کو واضح کرنے کے لیے یہ صرف ایک اشارہ ہے۔ اہلبیت نبی ﷺ فضائل و کمالات و برکات وحسنات کا مخزن ومعدن ہیں۔

الغرض اولاد پاک سید لولاک ﷺ اپنے جسمانی فیوض و برکات اور روحانی فضائل و کمالات، خصائل وشمائل اور رفعت درجات بلکہ ہر لحاظ سے عقل وفہم سے ماوراء ہیں۔ آج ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم ان مقدس ونفوس کی عظمت کو جان کر ان سے اپنا تعلق بنائیں کیونکہ ان کی محبت وتعلق ہمارے لیے اس پر فتن و فجور دور کی تاریکیوں میں مینار نور ثابت ہوگا بلکہ ہمیں چاہیے کہ ہم ایک صحت مند اسلامی معاشرے کی بنیاد ہی ان پاکیزہ نفوس کے تعلق پر قائم کریں اس کا حکم بھی ہمیں حضور ﷺ نے دیا۔

آپ کا ارشاد عالی شان ہے کہ: ادبوا اولاد کم علی ثلاث خصال حب نبیکم و حب اهل بیته و قرات القران

ترجمہ: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اپنی اولاد کو تین چیزیں سکھاؤ اپنے آقا نبی کریم ﷺ کی محبت اور آپ ﷺ کے اہلبیت کی محبت اور قرآن کریم کا پڑھنا۔ یہ تعلیمات ہیں جو کہ

امت کے لیے دنیا وآخرت کی کامیابی کی ضامن ہیں اور شفا شریف میں ہے

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ معرفة ال محمد ﷺ براءة من النار و حب ال محمد جواز علی الصراط والولایة لا ل محمد امان من العذاب (شفاء شریف)

ترجمہ: اہلبیت محمد ﷺ کی معرفت دوزخ سے نجات ہے اور آل محمد ﷺ سے محبت رکھنا پل صراط سے گزر جانے کی سند ہے اور ولایت آل محمد ﷺ امان ہے عذاب سے۔

یہی وجہ ہے کہ رب کائنات نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا

انا اعطینك الكوثر ترجمہ: بیشک ہم نے اے محبوب آپ کو کوثر عطا فرمایا۔

اس آیت مبارکہ میں الکوثر سے مراد اولاد پاک اور نسل اطہر ہے اور رب کائنات نے اپنے محبوب پاک ﷺ کو یہ بشارت دی ہے کہ آپ کی نسل پاک بے حد وحساب ہوگی اور تمام قبائل واقوام سے زیادہ ہوگی کوئی قبیلہ اور قوم گنتی وشمار اور فضائل وکمالات کے لحاظ سے ان کی برابری نہیں کر سکے گی۔

یہ بشارت اس وقت دی گی جب آپ ﷺ کا صاحبزادہ حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا تو کفار ومشرکین نے آپ کو ابتر کہنا شروع کر دیا اور یہ کہا کہ ان کی اولاد صلبی نہیں کہ جو ان کی قائم مقام ہو اور ان کے دین و مذہب کو جاری رکھ سکے لہٰذا یہ سلسلہ زیادہ دیر تک قائم نہیں رہے گا اور یہ مذہب جلد ختم ہو جائے گا۔

اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرما کر کفار مشرکین کے اس وہم کو زائل کر دیا اور آپ کو بشارت دی کہ میرے رسول میں نے آپ کو اتنی اولاد عطا فرمائی ہے کہ وہ قیامت تک ختم نہ ہوگی اور یہ دین ہمیشہ قائم ودائم رہے گا۔

اس غیبی بشارت کی حقانیت کا اندازہ کیجئے کہ وہ گستاخ وبے ادب طعنہ زن نیست ونابود ہو گئے لیکن دنیا کا کوئی خطہ ایسا نہ ہوگا جہاں حضور پر نور ﷺ کی اولاد پاک اور سادات

موجود نہ ہوں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس نسل پاک کو وہ برکت عطا فرمائی کہ تمام اطراف واکناف عالم میں یہ نوری نسل پھیلی ہوئی ہے جو کہ تمام عالم کے لیے سرچشمہ رشد وہدایت بنی ہوئی ہے۔ آج ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم مسلمان سادات کی عظمت اور مقام کو جان کران کی تعظیم کو اپنے اوپر لازم کریں۔ ان سے اپنا تعلق محبت غلامانہ انداز میں پیدا کریں۔ وہ تعلق جو کہ باطل قوتوں نے شبہات پیدا کر کے کمزور کردیا پھر اس کو طاقت ور بنا کر دنیا و آخرت میں سرخرو ہو جائیں۔

یہ تفصیل اس بنا پر تحریر کردی ہے کہ آج امت میں زور اس بات پر تو دیا جاتا ہے کہ سیدہ زادی کے ساتھ غیر سید کا نکاح جائز ہے باقی حقیقت پر غبار ہی غبار نظر آتا ہے ہم اس غبار کو دور کرنے کے لیے اصل مسئلہ کی طرف اپنے قلم کا رُخ پھیر رہے ہیں تا کہ حقیقت میں اصل مسئلہ واضح ہو جائے اور ایک بار پھر مسلمانوں کو یہ بات معلوم ہو جائے کہ سیدہ زادی کو جو نسبت حاصل ہے اس میں کوئی بھی اس کا ہمسر نہیں اور نہ کوئی غیر سید سیدہ زادی کا کفو ہو سکتا ہے۔

الحمداللہ یہ شرف اہلسنت کو حاصل ہے کہ ہم اہلبیت کی محبت کو اپنے لیے نجات آخرت کا ذریعہ جانتے ہیں۔ ہماری زبان وقلم ہاتھ ان مقدس ہستیوں کے لیے ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ جہاں ایمان ہوگا وہاں حب آل مصطفیٰ ﷺ ضرور ہوگا۔

انسان

فطرت کا ہر منظر نہایت حسین ورنگین اور نظر نواز ہے اگر ہم ان مناظر کائنات پر ایک نظر ڈالتے ہیں تو لاتعداد حسین مناظر آنکھوں کے سامنے ہوتے ہیں بلکہ کائنات میں چار سو حسن ہی حسن بکھرا پڑا ہے اور غور وفکر کرنے سے ہر چیز کا حسن کائنات کے خالق کا پتہ بتاتی ہے۔

اگر بنظر غائر اسے دیکھا جائے تو یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ کائنات کا حسین ترین پھول۔ حسین ترین رنگ اگر ہے تو صرف وصرف حضرت انسان ہے اللہ تبارک وتعالیٰ کا فرمان ہے۔

لقد خلقنا الانسا ن فی احسن تقویم (پارہ نمبر۳۰ سورۃ التین ایت نمبر۴)

ترجمہ: بے شک ہم نے انسان کو بہترین صورت میں پیدا کیا ہے۔

یعنی اللہ تعالیٰ نے انسان کو شکل وصورت، قد وقامت، عقل وفہیم اور بہترین صلاحیتوں سے متصف کر کے پیدا فرمایا کہ کائنات کی کوئی چیز انسان کی برابر نہیں ہو سکتی بلکہ کائنات میں کوئی چیز انسان سے زیادہ حسین نہیں انسان ہی سب چیزوں سے زیادہ حسین ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جب انسان کو پیدا کرنا چاہا تو بڑے اہتمام سے انکا تذکرہ فرمایا ارشاد فرمایا۔ واذ قال ربك للملکه انی جا عل فی الا ر ض خلیفه (سورۃ البقرہ)

ترجمہ: اور یاد کرو جب تمہارے رب نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں مقرر کرنے والا ہوں زمین میں ایک خلیفہ (نائب)

یہ اس پیکر خاکی کے پیدائش کا تذکرہ ہے جو کہ صرف کائنات میں اس کو ملا کسی دوسری مخلوق کے پیدائش کا تذکرہ اس اہتمام سے رب نے نہیں فرمایا اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے انسانیت میں حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا اور پھر حضرت حوا رضی اللہ عنہا انہی سے سلسلہ انسانیت کو اللہ تعالیٰ نے پھیلایا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے۔

یایھا الناس اتقو اربکم الذی خلقکم من نفس واحدۃ و خلق منها زوجها وبث منهما ر جا لا کثیر ونساء (پ نمبر۴ سورۃ النساء آیت نمبر۱)

ترجمہ اے لوگوں اپنے رب سے ڈرو وہ رب جس نے تمھیں پیدا فرمایا ایک جان سے اور اسی سے پیدا فرمایا اس کا جوڑ اور ان دونوں سے پھیلا دیے کثرت سے مرد اور عورتیں۔

پھر نسل انسانیت کو رب کائنات نے جاری رکھا مرد وعورت کے مخصوص تعلق سے اور اس تعلق کو قرآن نے اس انداز میں بیان فرمایا۔

ھن لباس لکم وانتم لباس لھن (پ نمبر ۲ سورۃ البقرہ ایت نمبر ۱۸۷)

ترجمہ: عورتیں تمہارے لیے لباس ہیں اور تم ان کے لیے لباس ہو۔

یہاں پر مرد وعورت دونوں کو ایک دوسرے کے لیے لباس بنایا گیا کیونکہ لباس ہی انسان کے لیے پردے کا کام دیتا ہے اور زینت بھی اور آرام وراحت بھی اسی طرح مرد عورت کے لیے پردہ بھی ہے اور زینت بھی اور راحت بھی اور عورت مرد کے لیے۔

مرد اور عورت کے باہمی تعلق کو اللہ تعالیٰ نے نکاح کی صورت میں شروع کیا یہی انسانیت کا حسن ہے دیگر جانداروں میں یہ سلسلے نہیں ان کا مقصود صرف اپنی نسل باقی رکھنا ہے وہ کسی قانون کے پابند نہیں اور انسان کو اللہ تعالیٰ نے ایک قانون کا پابند بنایا اور وہ ہے نکاح۔ نکاح کا حکم اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں یوں فرمایا

فانکحو ما طاب لکم من النسا ، مثنی و ثلث ور بع فا ن خفتم الا تعد لو فواحدۃ اوما ملکت ایما نکم (پ نمبر ۴ سورہ النساء ایت نمبر ۴)

ترجمہ اور نکاح کرو ان عورتوں سے جو تمھیں پسند ہوں دو دو، تین تین، چار چار اور اگر تمھیں خوف ہو ان میں عدل قائم نہ رکھنے کا تو پھر ایک یا ان لونڈیوں سے جو تمہاری ملکیت ہیں۔

رسول کریم ﷺ نے نکاح کی ترغیب دیتے ہوئے فرمایا۔

عن عبدالرحمن بن یز ید عن عبداللہ رضی اللہ عنہ قا ل قا ل لنا رسول اللہ ﷺ یا معشر الشبا ب من استطا ع منکم الباء ۃ فلیتزو ج فانہ اغض للبصر واحصن للفر ج و من لم یستطع فعلیہ بالصو م فان لہ وجا ء (مسلم شریف کتاب النکاح)

ترجمہ: حضرت عبدالرحمٰن بن یزید بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا

کہ رسول ﷺ نے ہم سے فرمایا اے نوجوانوں تم میں سے جو گھر بسانے کی طاقت رکھتا ہو تو وہ نکاح کرے کیونکہ نکاح کرنے سے آنکھوں میں حیاء آتی ہے اور شرمگاہوں کی حفاظت ہوتی ہے اور جو شخص نکاح کی طاقت نہیں رکھتا وہ روزے رکھے کیونکہ روزوں سے شہوت ختم ہوتی ہے۔ عن ابی موسی قال قال رسول اللہ ﷺ تزوجوا فانی مکا ثر بکم الا مم (مسند امام اعظم باب النکاح)

ترجمہ حضرت ابوموسیٰ اشعریٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا نکاح کرو کیونکہ میں (بروز قیامت) تمہاری کثرت پر فخر کروں گا دوسری امتوں کے مقابلے میں یعنی قیامت کے دن مجھے اس چیز سے بہت زیادہ خوشی ہوگی کہ میری امت تمام امتوں سے زیادہ ہو۔

حدیث نمبر ۳ وعن انس قال قال رسول اللہ ﷺ اذا تزوج العبد فقد استکمل نصف الدین فلیتق اللہ فی النصف البا قی (مشکوۃ شریف کتاب النکاح)

ترجمہ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول ﷺ نے فرمایا کہ جب بندہ نکاح کر لیتا ہے تو اپنا آدھا دین مکمل کر لیا اب باقی آدھے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرے۔

حدیث نمبر ۴ وعن عائشہ قالت قال النبی ﷺ ان اعظم النکاح برکۃ ایسرہ مونۃ (مشکوۃ شریف کتاب النکاح)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا بے شک برکت کے لحاظ سے بڑا نکاح وہ ہے جو محنت (خرچ) کے لحاظ سے کم ہو۔

یعنی نہ شادی میں فضول خرچ ہو نہ ہی فضول رسومات، نہایت ہی سادگی سے شادی ہو تو ایسا نکاح دونوں فریقین کے لیے برکتوں کا باعث ہوتا ہے اور انجام کے اعتبار سے اچھا ہوتا ہے۔ اسی طرح نبی کریم ﷺ والدین کو اپنی اولاد کے نکاح کرنے کے متعلق سخت تاکید

فرمائی تاکہ اسلامی معاشرہ ہر قسم کی برائی سے پاک ہو اور نسل انسانی کا سلسلہ قائم ودائم ہو۔

حدیث نمبر۵ وعن ابی سعید و عباس قال قال رسول الله ﷺ من ولد له ولد فليحسن اسمه وادبه فاذابلغ فيزوجه فان بلغ ولم يزوجه فاصباب اثما فانعااثمه على ابيه (مشکوۃ شریف کتاب النکاح)

ترجمہ: حضرت ابوسعید اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا جس کے ہاں لڑکا پیدا ہو وہ اس کا اچھا نام رکھے اسے بہترین ادب سکھائے جب وہ بالغ ہو جائے تو اس کی شادی کر دے اگر وہ بالغ ہو جائے اور وہ اس کی شادی نہ کرے اور وہ کوئی گناہ کر لے تو اس کا گناہ اس کے باپ پر ہوگا۔

حدیث نمبر۶ وعن عمر بن الخطاب وانس بن مالك عن رسول الله ﷺ قال في التوراة مكتوب من بلغت ابنته اثنتى عشر ةسنة ولم يزوجها فاصابت اثما فاثم ذالك عليه (مشکوۃ شریف کتاب النکاح)

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا تورات میں لکھا ہوا ہے کہ جس کی بیٹی بارہ سال کی ہو جائے وہ اس کی شادی نہ کرے وہ کوئی گناہ کر لے تو اس کا گناہ اس کے باپ پر ہوگا۔

ان احادیث کے علاوہ کثرت سے حضور ﷺ کے ارشادات کتب احادیث میں مسلمانوں کی رہنمائی کے لیے موجود ہیں جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حیات انسانی کا اہم ترین شعبہ ازدواجی زندگی ہے جس میں ایک مرد اور ایک عورت نکاح کے ذریعے سے اس شعبہ کو قائم رکھتے ہیں۔

مگر افسوس آج کے اس پرفتن دور میں زندگی کا یہ اہم ترین شعبہ بھی بہت سے خرابیوں سے دوچار ہے اس کی وجہ حضور ﷺ کے بتلائے ہوئے طریقوں سے بے نیازی

اور اپنے نفسانی وشیطانی خواہشات کی پیروی ہے جو کہ مسلمانوں کے لیے تباہ کن اور بربادی کی صورت میں ظاہر ہو رہی ہے۔ اس تباہی سے مسلمان اپنی نسل کو صرف اور صرف حضور ﷺ کے بتلائے ہوئے اصولوں کے ذریعے بچا سکتے ہیں۔

لہٰذا ضروری ہے کہ کامیاب ازدواجی زندگی کے لیے میاں بیوی میں محبت والفت ہو اور یہ محبت والفت ہی اس زندگی کو خوشگوار بنا سکتی ہے اور یہ تب ہوگا کہ جب میاں بیوی میں نکاح کے وقت کفو کا لحاظ رکھا جائے اگر کفو کا لحاظ نہ رکھا جائے تو بجائے محبت اور الفت کے فساد و بگاڑ ہی پیدا ہوگا جیسا کہ آج کے دور میں غیر کفو کی شادیوں کا انجام ہم دیکھ رہے ہیں۔

کفو کی تفصیل

کفو کا معنی برابری جیسا کہ لغت کی کتابوں میں ہے الکفاء والکفاءۃ۔ برابر، مساوات (مصباح اللغات) الکفاء والکفاءۃ وہ حالت جس کے ذریعہ کوئی چیز دوسری چیز کے برابر ہو جائے۔

مساوی حالت (المنجد)

شریعت مطہرہ میں کفو کے یہ معنی ہیں کہ مرد عورت سے نسب وغیرہ میں اتنا کم نہ ہو کہ اس سے نکاح عورت کے اولیاء وغیرہ کے لیے باعث ننگ و عار ہو۔ کفایت صرف مرد کی جانب سے معتبر ہے عورت اگر چہ کم درجہ کی ہو اس کا اعتبار نہیں۔ جیسا کہ بحر الرائق میں ہے۔

الا كفاء جمع كف ء بمعنى النظير لغة والمرادحنا المماثلة بين الزوجين فى خصوص امور او كون المراة ادنى وهى معتبرة فى النكاح الخ

(بحر الرائق جلد سوم صف ۲۲۵)

ترجمہ الاکفار جمع کف کی ہے بمعنی مثل کے لغت اور مراد یہاں پر برابری ہے میاں بیوی کے درمیان خاص امور میں اور یا عورت مرد سے ادنیٰ ہو یہی معتبر ہے نکاح میں۔

کفو کی وضاحت کتب معتبر لاسے

(۱)المحیط البرہانی میں ہے۔ الکفاۃ معتبر ۃ فی با ب النکاح والا صل فیه قوله علیه السلام فیما ر واہ جا بر عنه لا تنکح النساء الا من لا کفاء وقا ل علیه السلام الا لا یزو ج النساء الاولیاء ولا یزوجن الا من الا کفاء (محیط البرھانی جلد سوم صف ۱۳۱)

ترجمہ: کفومعتبر ہے باب نکاح میں اوراس کی اصل حضور ﷺ کا فرمان جس کو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے روایت کیاتم عورتوں کا نکاح نہ کرو مگر کفو سے، اورآپ ﷺ نے فرمایا خبردار عورتوں کا نکاح نہ کریں مگران کے اولیاء اورنہ انکا نکاح کیا جائے مگر کفو سے۔

(۲) اسی مضمون کو شرح فتح القدیر نے ان الفاظ میں نقل کیا۔

(الکفا ئة فی النکا ح معتبرۃ) قا ل علیه السلام ا لا یزوج النسا ء الا الا ولیا ولا یزوجن الا من الا کفاء ولا ن انتظا م المصا لح بین المتکا فئین لا ن الشریفة یا بی ان تکو ن مستفرشة للخسیس فلا یو من اعتبا ر ھا

(فتح القدیر جلد سوم صف ۲۸۰)

ترجمہ (کفوکا ہونا نکاح میں معتبر ہے)حضور ﷺ نے فرمایا خبردار عورتوں کا نکاح نہ کریں مگر اولیاء اور نہ کریں نکاح مگر کفو سے اور اس لیے کہ مصالح کا انتظام عادۃ دو ہمسروں کے درمیان حاصل ہوسکتا ہے اس لئے کہ شریف عورت خسیس مرد کا فراش بننے سے انکار کرے گی۔پس ضروری ہے کفاءۃ کا اعتبار

(۳) فقہ حنفیہ کی معتبرو مشہور کتاب المختصرالقدوری میں ہے والکفاء ۃ فی النکا ح معتبر ۃفا ذا تزوجت المرا ۃ بغیر کفو فللا اولیاء ان یفر قوا بینهما والکفا تعتبر فی النسب والدین والما ل ----وتعبر فی الصنا ئع (المختصرالقدروی، کتاب النکاح)

ترجمہ نکاح میں کفاءۃ کا اعتبار ہے۔پس جب شادی کرے عورت غیر کفو میں تو اولیاء کو

یہ حق حاصل ہے کہ وہ جدائی کرادیں ان میں اور کفو معتبر ہے نسب میں دین میں مال میں ------اور معتبر ہے(کفو) پیشوں میں۔

اس مسئلہ کی تشریح کرنے میں مکتب فکر دیو بند سے تعلق رکھنے والے مولوی محمد حنیف کنگوہی فاضل دیو بند اپنی کتاب الصحیح النوری شرح اردو مختصرالقدوری میں لکھتے ہیں۔

باب نکاح میں کفاۃ (ایک مخصوص برابری) معتبر ہے۔جس کا اعتبار مرد کی جانب سے ہوتا ہے کیونکہ شریف عورت کو کم تر کا فراش ہونا ناگوار ہوتا ہے بخلاف مرد کے کہ وہ طالب فراش ہوتا ہے جس کے لیے کمتری فراش باعث عار نہیں پھر کفاۃ اولیاء کا حق ہے نہ کہ عورت کا پس اگر وہ غیر کفو میں شادی کرلے تو اولیائے ان میں تفریق (جدائی) کراسکتے ہیں۔

(الصحیح النوری حصہ دوم صف ۱۱۵)

(۴) اورفتاوی فتویٰ جامع الفدائد میں ہے۔ وتعتبر الکفاء فی النکا ح نسبا فقریش بعضهم کفو لبعض والعر ب بعضهم لبعض (فتوی جامع القدائد صف ۹۲)

ترجمہ اوراعتبار ہوگا نکاح میں نسب کا پس قریش بعض بعض کے کفو ہیں اور عرب بعض بعض کے مسئلہ کفو کے متعلق مولوی جمیل احمد سکروڈھوی صاحب مدرس دارالعلوم دیو بند اپنی کتاب اشرف الھدایہ شرح اردو ہدایہ میں وضاحت کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں۔

کفاءت کے معنیٰ ہمسری، برابری، کفو نظیر، مساوی الکفاۃ فی النکاح یہ ہے کہ شوہر عورت کا مساوی ہو اس کے حسب میں نسب میں، دین میں عمر میں جمال میں وغیرہ نکاح میں کفاۃ کا اعتبار اس لیے کیا گیا ہے تاکہ اولیائے کا حق فسخ ساقط ہو کر نکاح لازم ہو جائے نکاح میں کفو کے معتبر ہونے پر دلیل حضور ﷺ کا فرمان ہے خبردار عورتوں کا نکاح نہ کریں مگر اولیاء اور نہ نکاح کریں مگر ہمسروں سے یعنی کفو میں محدثین کے نزدیک یہ حدیث اس درجہ کی نہیں ہے جس سے استدلال کی جائے کیونکہ بعض راوی مہتم بالکذب ہیں۔

زیادہ صحیح حدیث علیؓ کی ہے۔ جس کو ترمذی نے روایت کیا ہے حدیث کا ترجمہ یہ ہے تین چیزیں ہیں جن کو موخر نہ کرے۔ نماز جب وقت آ جائے۔ جنازہ جب حاضر ہو جائے اور بغیر شوہر والی عورت جب اس کا کفو مل جائے۔

دوسری عقلی دلیل یہ ہے کہ نکاح کے کچھ مصالح ہیں اور وہ مصالح پورے طور پر اس وقت حاصل ہو سکتے ہیں جبکہ نکاح دو ہمسروں میں منعقد ہو۔ اس لیے ہم کہتے ہیں کہ مصالح نکاح کو حاصل کرنے کے لیے کفو کا ہونا ضروری ہے کیونکہ شریف خاندان کی عورت اس کو گوارہ نہیں کرے گی کہ کسی کمین خاندان میں مرد کی فراش بنے۔ لہٰذا کفاۃ کا اعتبار ضروری ہے۔ البتہ عورت کی جانب سے کفاۃ معتبر نہیں یعنی مرد شریف خاندان کا ہو اور عورت کمتر خاندان کی تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں اس لیے کہ شوہر فراش بنانے والا لہٰذا فراش کا ادنیٰ اور کمتر ہونا اس کو فیض میں مبتلا نہیں کرے گا (اشرف الہدایہ جلد چہارم صفحہ ۰۷)

کفو میں نکاح کا حکم حدیث مصطفی ﷺ سے

حدیث نمبر۱ عن علی بن طالب ان رسول اللہ ﷺ قال لہ یا علی ثلاث لا توخرھا الصلوۃ اذا اتت والجنازہ اذا حضرت والائم اذا وجدت لھا کفوء

(ترمذی شریف صفحہ ۱۲۷)

ترجمہ: حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اے علی تین چیزوں میں تاخیر نہ کرو نماز کا جب وقت آ جائے جنازہ جب حاضر ہو۔ بے شوہر والی عورت کا (نکاح) جب کفو ملے یعنی جب عورت کا کفو ملے تو نکاح میں تاخیر نہ کریں۔

حدیث نمبر۲ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اپنی اولاد کیلئے رشتہ پسند کرو اور خود بھی کفو میں نکاح کرو اور کفو میں بچیوں کا رشتہ دو۔

ان احادیث سے کفو میں نکاح کرنے کی اہمیت ظاہر ہوتی ہے اور حقیقت میں بھی سلامتی

اس نکاح میں ہے جو کہ اپنے برابر کفو میں کیا جائے۔

کفاءۃ کا اعتبار چند امور میں ہے

کتاب الفقہ علی المذہب الاربعہ میں ہے۔ ان الکفائۃ ھی مساواۃ الرجل المرائۃ امور مخصوصۃ وھی النسب، والاسلام، والحرفۃ، والحریۃ، والدیانۃ، والمال (کتاب الفقہ علی المذاہب الاربعہ کتاب النکاح صفحہ ۴۴)

ترجمہ: کفاۃ وہ برابری ہے مرد کا عورت کے امور مخصوصہ میں اور وہ ہے نسب اور اسلام۔ اور پیشہ اور حریہ اور دیانت اور مال اور فقہ حنفیہ کی مشہور کتاب ھدایہ میں ہے۔

ثم الکفائۃ تعتبر فی النسب لانہ یقع بہ التفاخر (ھدایہ کتاب النکاح)

ترجمہ: پھر کفاۃ معتبر ہے نسب میں اس لیے کہ نسب کے ساتھ آپس میں فخر ہوتا ہے۔

کفوء میں نسب کا اعتبار اس بناء پر ہے کہ آپس میں نسب کی وجہ سے ایک دوسرے پر فخر کیا جاتا ہے لہٰذا کفاۃ میں نسب کا اعتبار کیا گیا۔ اسی بناء پر کتب معتبرہ میں نسب کا تذکرہ اول کیا گیا۔

کتب مشہورہ میں نسب کا تذکرہ

(۱) فتاویٰ عالمگیری میں ہے۔ الکفاءۃ تعتبر فی اشیاء منھا النسب
(فتاوی عالمگیر جلد اول صفحہ ۳۱۹)

ترجمہ: کفاۃ کا اعتبار (چند) اشیا میں ہے۔ ان میں سے (ایک) نسب ہے۔

(۲) فتاویٰ قاضی خان میں ہے۔ ثم الکفاءۃ متعلق بخمسۃ منھا لا خلاف فیھا بیننا وھی النسب (فتوی قاضی خان جلد اول کتاب النکاح صفحہ ۱۶۳)

ترجمہ پھر کفوء متعلق ہوگا پانچ چیزوں کے ساتھ اور ان میں سے بغیر کسی اختلاف ہمارے درمیان اور وہ نسب ہے۔

(۳) بحرالرائق میں ہے (الکفاءۃ تعتبر نسباً) مذکورہ گفتگو سے یہ بات ظاہر ہوگئی کہ نسب کا انسانی زندگی کے ساتھ بڑا گہرا تعلق ہے کیونکہ مودت وقرابت کے دو طریقے عام ہیں ایک نسب اور دوسرا مہر (سسرالی رشتہ) انہی دونوں کا ذکر رب کائنات نے قرآن کریم میں اس طرح بیان فرمایا وھو الذی خلق من الماء بشراً فجعله نسبا و صهرا وکان ربك قديرا (پ۱۹ سورۃ فرقان آیت ۵۴)

ترجمہ اور وہی ہے جس نے پیدا کیا پانی سے بشر پھر اس کو خاندان والا اور سسرال والا بنایا اور تمہارا رب قدرت والا ہے۔

یعنی اللہ وہ ذات ہے جس نے پانی یعنی نطفہ سے انسان کو پیدا کیا ور اس نے ایک نطفہ سے دو قسم کے انسان پیدا کئے یعنی مرد اور عورت اور ان میں رشتہ نکاح قائم کر کے ان سے نسب اور سسرال کا سلسلہ جاری فرمایا۔ نسب یعنی خاندان سے مراد مرد ہے کیونکہ نسب مردوں کی طرف منسوب ہوتا ہے اس لیے کہا جاتا ہے کہ فلاں بن فلاں مہر یعنی سسرال سے مراد عورت ہے کیونکہ نکاح کے رشتے اس سے قائم ہوتے ہیں۔

ایمان افروز نکتہ

انسان دنیا میں کئی انساب میں تقسیم ہے لیکن تمام نسبوں میں سب سے افضل نسب حضور ﷺ کا ہے اور یہ نسبی عظمت وفضیلت کوئی خودساختہ نہیں بلکہ من جانب اللہ عطاء ہوئی ہے جس کا تذکرہ حضور ﷺ نے کئی احادیث میں خود فرمایا اور آپ کا اپنے نسب کا تذکرہ فرمانا فخراً نہیں بلکہ بطور شکر ہے کیونکہ آپ کی نسبی برتری اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں ایک عظیم نعمت ہے جسکا تذکرہ کا حکم بھی اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

واما بنعمة ربك فحدث (پ نمبر ۳۰ سورہ والضحیٰ)

ترجمہ: اور اپنے رب کی نعمتوں کا ذکر فرمایا کیجئے۔

ان نعمتوں سے مراد وہ گونا گوں نعمتیں ہیں جس سے رب کریم نے اپنے محبوب ﷺ کو نوازا ہے۔ جس کا تذکرہ آپ ﷺ نے کئی احادیث میں فرمایا جس میں سے صرف ایک حدیث سپرد قلم ہے تاکہ بات واضح ہوجائے۔

حدیث عن ابی سعید قال قال رسول ﷺ انا سید ولد آدم یوم القیامة ولا فخر۔ وبیدی لواء الحمد ولا فخر۔ وما من نبی یومئذ آدم ومن سواه الا تحت لوائی وانا اول من تنشق عنه الارض ولا فخر (مشکوۃ شریف)

ترجمہ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن تمام اولاد آدم کا میں سردار ہوں گا۔ یہ میں بطور فخر نہیں کہہ رہا اور اس دن حمد کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہوگا یہ میں بطور فخر نہیں کہہ رہا۔ اس دن حضرت آدم علیہ السلام اور ان کے علاوہ سب میرے جھنڈے کے نیچے ہونگے اور قیامت کے دن سب سے پہلے میں زمین سے باہر آؤں گا۔

اس فرمان میں آپ ﷺ ان نعمتوں کا اظہار بطور شکر فرمایا آپ ﷺ نے اپنے حسبی ونسبی فضیلت کا تذکرہ فرماتے ہوئے فرمایا

حدیث عن ابی عمار شداد انه سمع واثله بن الاسقع یقول سمعت رسول الله ﷺ یقول ان الله اصطفیٰ کنانة من ولد اسماعیل واصطفیٰ قریشا من کنانة واصطفیٰ من قریش بنی ھاشم واصطفائی من بنی ھاشم

(مسلم شریف کتاب الفضائل)

ترجمہ حضرت ابی عمار شداد فرماتے ہیں کہ انہوں نے سنا حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے کنانہ کو فضیلت دی اور کنانہ میں سے قریش کو اور قریش میں سے بنو ہاشم کو

فضیلت دی اور بنو ہاشم میں سے مجھ کو فضیلت دی۔ اس حدیث میں حضور ﷺ نے اپنا پورا نسب بیان فرمایا اور اپنے نسبی فضیلت کا تذکرہ بھی فرمایا۔

فضیلت بنو ہاشم

حدیث عن عائشة رضی الله عنها عن رسول الله ﷺ عن جبرائیلؑ قال قلبت مشارق الارض و مغاربها فلم اجد رجلا افضل من محمد ﷺ ولم ار بیتا افضل من بیت بنی هاشم (طبرانی)

ترجمہ: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ میں نے زمین کے مشرق ومغرب کو چھان مارا لیکن میں نے محمد ﷺ سے افضل کسی کو نہیں پایا اور نہ ہی میں نے بنو ہاشم کے گھر سے کسی اور گھر کو بہتر پایا۔

حدیث قلت یا رسول الله ان قریشا جلسوافتذاکروا احسابهم بینهم فجعلوا مثلك كمثل نخلة فی كبوة من الارض فقال النبی ﷺ ان الله خلق الخلق فجعلنی من خیر هم من خیر فر قهم و خیرالفریقین ثم تخیر القبائل فجعلنی من خیر قبیلة ثم تخیر البیوت فجعلنی من خیر بیوتهم فا نا خیر هم نفسا و خیر هم بیتا ه (ترمذی)

ترجمہ: میں نے عرض کیا یا رسول ﷺ ایک مجلس میں قریش اپنے حسب ونسب کا ذکر کرتے ہوئے آپ کی مثال کھجور کے اس درخت سے دی جو کسی ٹیلے پر ہو۔ اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمایا تو مجھے ان کے بہترین گروہ میں رکھا دونوں گروہوں میں سے پھر ان کے قبائل کو منتخب فرمایا اور مجھے بہترین قبیلے میں رکھا۔ پھر اس نے ان کے گھرانے منتخب فرمائے تو مجھے ان میں سے بہترین گھرانے میں رکھا۔ پس ان میں سے میں بہترین فرد اور بہترین خاندان والا ہوں۔

ان احادیث سے یہ بات واضح ہوگی کہ تمام دنیا انسانیت میں حضور ﷺ کے نسب سے بہتر کوئی نسب نہیں اور آپ کے اہل بیت سے بہتر اہلبیت نہیں دنیا انسانیت میں جتنے انساب ہیں۔ ان کا تعلق قیامت میں منقطع ہو جائے گا۔ سوائے حضور ﷺ اور آپ ﷺ کے آل کے نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے۔

حدیث عن عمر بن الخطاب رضی الله عنه قال انی سمعت رسول الله ﷺ یقول كل نسب و سبب ينقطع يوم القيامة الا ما كان من حسبي و نسبي (رواه الحاكم)

عرفان السنہ صفحہ ۲۸۶

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ نے فرمایا ہر نسب و رشتہ قیامت کے دن منقطع ہو جائے گا سوائے میرے نسب اور رشتے کے۔ لہٰذا یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ سادات کرام کا نسبی تعلق دنیا و آخرت دونوں میں حضور ﷺ کے ساتھ قائم و دائم ہے اور یہ خصوصیت صرف اہل بیت (سادات) کا حصہ ہے کسی اور نسب کو یہ خصوصیت حاصل نہیں۔

یہ جملہ نصوص اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ سادات کرام تمام لوگوں سے حسب ونسب میں افضل ہیں۔ اس بنا پر آئمہ وفقہا نے اس مسئلہ کی تصریح کی ہے کہ نکاح میں سادات کا کوئی بھی ہمسر نہیں۔ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب خصائص کبریٰ میں فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ کوئی مخلوق نکاح میں آپ کے اہل بیت کا ہمسر نہیں ہے (بحوالہ برکات ال رسول ﷺ صفحہ ۳)

لہٰذا اب ہم سیدہ کا نکاح غیر سید سے نا جائز ہونے کے متعلق وضاحت کرینگے اس کے متعلق مستند علماء کے فتاوی جات بھی سپرد قلم کرینگے تا کہ اصل مسئلہ کی وضاحت ہو جائے اور عظمت آل نبی ﷺ سے امت خبردار ہو جائے۔

سید زادی کا نکاح غیر سید کے ساتھ

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے متعلق کہ سیدہ لڑکی کا نکاح غیر سید لڑکے کے ساتھ جائز ہے یا کہ نہیں؟

جواب اصل مسئلہ کے سمجھنے کے لیے ہم نے تمہید مسئلہ کفو تفصیل سے سپرد قلم کیا جسکو سمجھنے سے اصل حقیقت واضح ہو جاتی ہے اور یہ مسئلہ نہایت ہی اہمیت کا حامل ہے سادات کرام کے لیے ازروئے شریعت مطہرہ کے سیدہ لڑکی کا غیر سید لڑکے سے نکاح کرنا ناجائز و باطل ہے کیونکہ سیدہ لڑکی غیر سید لڑکے کی کفو نہیں ہے یعنی نسب کے اعتبار سے دونوں برابر نہیں ہیں اور صحت نکاح کے لیے کفو کا ہونا شرط ہے اور شرط کے فوت ہونے سے مشروط فوت ہو جاتا ہے کیونکہ یہ قاعدہ ہے کہ اذافات الشرط فات المشروط لہٰذا سادات کرام کی تعظیم ہر اعتبار سے ضروری ہے اور ان میں سے یہ بھی ہے کہ غیر سید سیدہ لڑکی کے ساتھ نکاح کا ارادہ نہ کرے کیونکہ اس میں ہتک اور بے ادبی ہے۔

خواہ غیر سید عالم یا سلطان کیوں نہ ہوں۔

کیونکہ عالم دین وغیرہ سید کا کفو نہیں یہ قول مختار اور زیادہ قریب احتیاط کے ہے۔

(۱) فتاوی عالمگیری میں ہے

وفی الینابیع والعالم کفء للعربیة والعلویة والاصح انه لا یکون کفئاً للعلویة کذا فی غایة السروجی (فتاوی عالمگیر جلد اول صفحہ ۳۲۰)

(۲) اور بحرالرائق میں ہے

وفی الینابیع الا صح انه لیس کفئا للعلویة (بحرالرائق جلد سوم صفحہ ۲۳۰)

(۳) اور شرح فتح القدیر نے بھی اس مذکورہ عبارت کو اس طرح نقل کیا۔

وفی الینابیع ، والاصح انه لیس کفئا للعلویة (فتح القدیر جلد سوم صفحہ ۲۸۸)

(۴) اور فتاویٰ شامی میں ہے۔

العجمی لا یکون کفو للعربیه ولو کان العجمی عالما اوسلطانا وهوالاصح (فتاوی الشامی جلد سوم صفحہ ۹۲)

مزید تشریح کرتے ہوئے اختلاف کو ذکر کر کے آخر میں اصل مسئلہ کو مزید واضح کرتے ہیں

ثم قال فتحرا ن فیه اختلا فا ولکن حیث صح ان ظاهر الروایة انه لایکافئها فهو المذهب خصوصا وقد نصی فی الینابیع انه الا یکافئها (شامی جلد سوم صفحہ ۹۲)

ترجمہ یعنی اگرچہ بعض نے اس مسئلہ میں اختلاف کیا لیکن اصل قول یہ ہے کہ عالم و سلطان غیر سیدہ کا کفو یعنی سادات کے برابر نہیں ہو سکتے۔

مذکورہ بالا فقہاء نے جملہ اختلافی اقوال ذکر کر کے ان میں سے واضح قول یہی ذکر کیا کہ غیر سید خواہ عالم یا بادشاہ کیوں نہ ہو وہ سیدہ کا کفو نہیں ہو سکتا تو عام آدمی بدرجہ اولیٰ سیدہ کا کفو نہیں لہٰذا سیدہ لڑکی کا غیر سید لڑکے کے ساتھ نکاح باطل و ناجائز ہے کیونکہ غیر کفو میں کیا ہوا نکاح منعقد ہی نہیں ہوتا یہ قول مختار ہے اور اس پر فقہاء نے فتوی دیا اور اسی میں احتیاط زیادہ ہے۔ درمختار میں ہے۔(ویفتی)فی غیر الکفئه(بعدم جوازه اصلا) وهو المختار للفتوی (لفساد الزمان) (فتاوی شامی جلد سوم صفحہ ۵۶)

یعنی غیر کفو میں نکاح کے ناجائز ہونے کا فتوی دیا گیا اور یہ قول مختار ہے فتوی کے لیے بہ اعتبار فساد زمانہ کے اور فتویٰ قاضی خان میں ہے۔

روی الحسن عن ابی حنیفه انه یجوز النکاح ان کان کفوا وان لم یکن کفوا لا یجوز اصلا

امام حسن بن زیاد رضی اللہ عنہ امام اعظم سے نقل کرتے ہیں کہ عورت اگر اپنا نکاح کفو میں کرے تو جائز اور اگر نکاح غیر کفو میں کیا تو یہ نکاح اصلاً جائز نہیں یعنی منعقد ہی نہیں مزید اختلاف روایات کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

وان اختلف الروایات عن ابی یوسف رحمة الله علیه و المختار فی زماننا للفتوی

اگر چہ امام یوسف سے روایات مختلف ہیں لیکن ہمارے زمانے میں فتوے کے لیے حسن رحمۃ اللہ علیہ کی روایت مختار ہے۔

قال الشیخ الامام شمس الائمه سرخسی رحمةالله علیه روایة الحسن اقرب الی الاحتیاط

ترجمہ: شمس الائمہ سرخسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ امام حسن بن زیاد کی روایت احتیاط کے زیادہ قریب ہے۔اس کی وجہ تحریر کرتے ہوئے مزید فرماتے ہیں۔

اذلیس کل ولی یحس المرافعه الی القاضی ولا کل قاض یعدل فکان احوط سد باب التزویج علیها من غیر کفو (فتاویٰ قاضی خان جلد اول ۱۵۷)

کیونکہ ہر ولی صحیح طریقے سے اپنا دعویٰ پیش نہیں کرسکتا اور نہ ہر قاضی عادل ہوسکتا ہے لہٰذا احتیاط اس میں ہے کہ غیر کفو میں نکاح باطل ہوتا کہ عورت پر غیر کفو میں نکاح کرنے کا دروازہ ہی بند کیا جائے۔

مقام غور و فکر

مقام غور ہے کہ اگر علامہ شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ و علامہ قاضی خان رحمۃ اللہ علیہ اپنے زمانے میں عدم جواز کا قول فساد زمانے کے اعتبار سے فرماتے ہیں۔

تو کیا آج ہمارا زمانہ فساد سے خالی ہو چکا ہے کیا ہمارے زمانے میں فتنے ختم ہو چکے ہیں یا کہ اور زیادہ فساد و فتنے ہیں اور یقیناً ہیں تو اس زمانے میں احتیاط کی اس سے بھی زیادہ ضرورت ہے۔حقیقت یہ ہے کہ سیدزادی کا نکاح غیر سید کے ساتھ ناجائز ہونے کی بناء پر ہی احترام سادات کا تحفظ کیا جاسکتا ہے۔فی زمانہ مختلف فتنوں کا سد باب کیا جاسکتا ہے۔اور سادات کرام کے آداب واحترام میں یہ بات مقدم ہو کہ ان سے نکاح کا قصد نہ کیا جائے۔

علامہ سید عبدالرحمٰن علوی فرماتے ہیں کہ سادات بنی فاطمہؓ کا کوئی کفو نہیں کیونکہ سادات کو حضور ﷺ سے وہ نسبت اختصاص حاصل ہے جو دوسروں کو نہیں اس لیے دوسرے خاندان ان کے کفو نہیں بن سکتے۔آپ تحریر فرماتے ہیں۔

مسلة شریفة علویة خطبها غیر شریف فلا ای جواز النکاح وان رضیت ورضی ولیها لان هذا النسب الشریف الصحیح لا یسامی ولا یرام ولکل من بنی الزهرا فیه حق قریبهم و بعید هم وانی بجمعهم ورضائهم (بحوالہ رفع الاشتباہ عن قول سیدنا مہر علی شاہ صفحہ ۳۱)

ترجمہ سیدہ کو اگر غیر سید نکاح کا پیغام دے تو ہم اس نکاح کو جائز نہیں سمجھتے ہیں۔ اگر چہ اس نکاح سے سیدہ اور سیدہ کا ولی راضی ہو۔اس لیے کہ سادات کا نسب بہت اعلیٰ وارفع ہے۔جسکی بلندیوں کا قصد نہیں کیا جاسکتا ہے۔سادات بنی فاطمہ رضی اللہ عنہا کا حق ہے چاہے وہ قریب ہو یا بعید ان کو کیونکر جمع کیا جاسکتا ہے اور کیونکر ان کی رضا حاصل کی جاسکتی ہے۔

خلاصہ گفتگو یہ کہ سادات بنی فاطمہ رضی اللہ عنہا کے فضائل وعظمت میں کوئی خاندان ان کے برابر نہیں اور نہ یہ کفو کے مسئلہ میں انکا ہمسر ہے۔لہٰذا ہم سیدہ زادی کا غیر سید لڑکے سے نکاح کے ناجائز ہونے پر چند مستند علماء ومفتیان اسلام کے فتاوے نقل کرتے ہیں تاکہ یہ مسئلہ مزید واضح ہو جائے۔

علماء و مفتیان اسلام کے فتوے

امام المحققین وعارفین پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ذات سرزمین ہند میں ایک سند کی حیثیت رکھتی ہے آپ سے سیدہ کا نکاح غیر سید کے متعلق سوال ہوا آپ نے اسکا جواب دیا یہاں آپکا پورہ فتویٰ نقل کیا جاتا ہے۔

سوال: چه مے فرمایند علمائے دین و مفتیان شرع متین اندرین مسئله که مسمی محمد خان ساکن ملهوٹ به حکم و اجازت مولوی عبدالحق ساکن ملهوٹ به یکے از هاشمیات سیدات فاطمیات عقد نکاح و ازدواج نمود غیر مسترضی احد من الولاة القریبه او البعیده هل یجوز هذا النکاح

الجواب هو الموفق للصدق والصواب

نکاح مذکور جائز نیست و مفتی بجواز نه تنها بر ولاة سیده ظلم روا داشته بلکه بر کافه اهل اسلام که بمتقضائے آیت قل لا اسئلکم علیه اجرا الا المودة فی القربی و بحواله حدیث لا یؤمن احدکم حتی اکون احب الیه من والده و الناس اجمعین مودة وحب قرابت نبویه ﷺ رابرة خود فرض واز اصول ایمان هے شمارند جور بے حد و ستم بعید نموده چه پر ظاهر است که در صحت نکاح سیده هاشمیه فاطمیه در غیر کفو بناء اعلی المودة فالمحبة المذکورة هزار بادل بوجه یتک حرمت اهل بیت ﷺ رنجیده و شکسته خواهند بود متون فقه مملوا ند و مشحون اذ عدم ایں چنیں نکاح لعدم کفاة العجمی لا یکون کفو اللعربیة ولو کان عالما او سلطانا وهوالا صح در مختار و یفتی فی غیر الکفو بعدم جوازه اصلا و هو المختار للفتوی لفساد الزمان (درمختار)

پس درصورت مسطورہ صحبت صحبت زنا خواہد بود۔ لہٰذا ہر اہل اسلام لازم کہ سیدہ را از عجمی جدا کنانند و مفتی صاحب را واجب کہ آئندہ باہم چنیں افتاآت کہ مستلزم هتک و حرمت و شان اهل بیت باشند توجه نه نماید و متمسك نباشد بدینکه سیادت قطعیه نسیت فان عدم قطعیة السیادة لا یستلزم قطعیة عدم

السیادة فراثحتها تکفی مصادرة فی موجبات الهتك علی المحب اعاذ الله فکیف حال الواد و قد طلب صل الله وسلم منا المودة فی قرابته قال العامری احب لخبك الجشان طرا واعشق لا سمك البدر المنیرا فیل کانت الکلاب السود تناولته وهو یتحبب الیها اعنی المجنون فهذا فعل المحب فی حب من لا یفیده محبته عندالله فحل هذا لا من صدق المحبة و ثبوت الودفی النفس ولو صحت محبتك لله ولرسوله ﷺ ورائیت کل ما یصدرمنهم فی حقك مما لا یوافق طبعك ولا غرضك انه حمال تتغم بوقوعه منهم فتعلم عنه ذالك ان هذا عنایة من الله الذی اجبتم من اجه (الی ان قال) والله ما ذالك الا من نقص ایمانك ومن مکرالله بك واستدراجه ایاك من حیث لا تعلم و صورة المکران تقول و تعقد انك فی ذالك تذب عن دین الله و شرعه والسلام خیرا لختام االملتجی الی الله المرغوبه مهر علی شاه عفی عنه الله (فتاویٰ مہریہ صفحہ 133-134)

اس فتوے کا اردو ترجمہ انہی کے قلم سے

ترجمہ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ مسمی محمد خان ساکن ملہوٹ نے مولوی عبدالحق ملہوٹ کے حسب حکم واجازت ایک سیدہ ہاشمیہ فاطمیہ سے نکاح کیا ہے اور کسی قریبی اور بعیدی ولی کی رضامندی اس پر نہیں کیا یہ نکاح درست ہے یا کہ نہیں؟

الجواب وهو الموافق للصدق والصواب

نکاح مذکورہ جائز نہیں اور جواز کا فتوے دینے والے فقط سیدہ مذکورہ کے ورثاء پر ظلم نہیں کیا بلکہ تمام اہل اسلام پر بھی ظلم کیا ہے، کیونکہ حسب ارشاد الٰہی اور حدیث مذکورہ حضور ﷺ کے اہل قرابت سے محبت رکھنا۔ تمام اہل اسلام اصول ایمان سمجھتے ہیں اور ظاہر

ہے کہ نکاح مذکورہ کی وجہ سے ہزار ہا دل اہل بیت کے ہتک حرمت سے رنجیدہ ہوں گے اور تمام متون فقہ اس قسم کے عدم جواز پر متفق ہیں کیونکہ یہ نکاح غیر کفو میں ہے جیسا کہ درمختار سے نقل ہوا۔ پس صورت مذکورہ میں یہ صحبت زنا ہوگی۔

لہٰذا اہل اسلام پر لازم ہے کہ سیدہ کو عجمی سے جدا کرائیں اور مفتی پر لازم ہے کہ آئندہ اس قسم کے فتوؤں سے اجتناب کرے جن میں ہتک حرمت اہل بیت کرام ہو اور یہ وجہ پیش نہیں کرنی چاہیے کہ سیدہ کا اولاد رسول ﷺ سے ہونا یقینی نہیں کیونکہ اگر اس امر کا یقین نہیں تو یہ یقین کہاں سے حاصل ہو گیا کہ وہ غیر سیدہ ہے لہٰذا سیادت کی بو بھی محبت والے پر ہتک حرمت سے مستوجب سزا ہونے کے لیے کافی ہے خدا کی پناہ چہ جائیکہ مدعی مودت ایسا کرے۔

قیس بنی عامر کہتا ہے کہ میں لیلیٰ کی محبت میں سیاہ حبشوں سے محبت کرتا ہوں حتیٰ کہ سیاہ کتوں سے بھی۔ اہل ادب کے لیے تھوڑی سی نسبت بھی کافی ہے خیال کرنا چاہیے۔ چنانچہ حضرت شیخ محی الدین اکبر رضی اللہ عنہ اسی بارے میں ارشاد فرماتے ہیں کہ سیاہ کتے مجنون کو تکلیف پہنچاتے تھے مگر وہ ان سے محبت کرتا تھا کیونکہ اس کی معشوقہ لیلیٰ کے نام کو لیل یعنی رات سے مناسبت تھی جو سیاہ ہوتی ہے حالانکہ یہ محبت خدا کے نزدیک کچھ مفید نہیں۔ پس اہلبیت کرام کی محبت اور مودت جس کا امر ہمیں سرکار مدینہ ﷺ کی طرف سے ہوا اور جو ہمیں خدا کے نزدیک مفید ہے اس کی کم از کم اتنی رعایت تو لازم ہے جتنی ایک مجازی محبت والا کرتا ہے۔ پس اگر تیری محبت اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول ﷺ سے سچی ہے تو ضرور حضور ﷺ کی اہل بیت کو دوست رکھے گا اور ان سے جو امر تیری طبع کے خلاف واقع ہوگا اسے یہ سمجھتے ہوئے کہ تقدیر الٰہی ایسے ہی تھی لہٰذا اہل بیت سے تکلیف پہنچنے میں لذت محسوس کرے گا اور اسے اللہ تعالیٰ کی عنایت سمجھے گا جس کی وجہ سے تو نے اہل بیت سے محبت کی۔ پھر حضرت شیخ

فرماتے ہیں کہ اہل بیت کی حرمت کا خیال نہ کرنے میں مکر الٰہی کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ تیرا خیال ہو کہ میں دین الٰہی کی حفاظت کر رہا ہوں (فتاویٰ مہریہ صفحہ 135-34)

رئیس المناظرین علامہ مفتی محمد نظام الدین ملتانی رحمۃ اللہ وبرکاتہ کا فتویٰ

سوال سیدہ صحیح النسب کے ساتھ عالم یا بے علم شخص زمیندار نے نکاح کر لیا تو یہ نکاح صحیح ہوگا یا نہیں اور ان سے نکاح کرنا جائز ہے یا کہ نہیں مولوی کو لوتارڑاں والا اور ثناء اللہ امرتسری اس کو جائز قرار دیتے ہیں؟

جواب نکاح سیدہ سے عامی شخص صاحب خاندان یا عالم فاضل ہو نزدیک محققین اہل سنت و جماعت کے صحیح مذہب میں ہرگز جائز نہیں ہو سکتا ان کے برابر کوئی خاندان نہیں چنانچہ ترمذی میں ہے کہ فرمایا آپ ﷺ نے ان خير هم نفسا و خير هم بيتا

ترجمہ میں تمام آدمیوں سے بہتر ہوں اور میرا خاندان تمام خاندانوں سے اعلیٰ ہے اور میرے خاندان کو اللہ تعالیٰ نے تمام خاندانوں سے چن لیا ہے اور غاية الاوطار میں لکھا ہے کہ عجمی مرد کفو عربیہ کا نہیں ہو سکتا۔ وھو ہذا لا يكون كفو اللعربيه ولو كان العجمي عالما او سلطانا وهو الاصح اور درمختار میں ہے۔ تعتبر الکفاءۃ للزوم النکاح" یعنی معتبر ہے کفایت واسطے لزوم نکاح کے اور ہدایہ میں ہے۔

الكفاءة في النكاح معتبرة قال عليه السلام الا لا يزوج النساء الا الاولياء ولا يزوجن الا من الكفائة یعنی کفائۃ معتبر ہے نکاح میں جیسا کہ فرمایا حضور ﷺ نے نہ نکاح کریں عورتوں کا مگر ولی اور نہ نکاح کی جائیں مگر ان مردوں سے جو کفو ہیں۔

یہ حدیث دار قطنی و بیہقی کی ہے اور یہی ہدایہ میں ہے۔

الكفائة تعتبر في النسب لا نه يقع به التفاخر فقريش بعضهم اكفاء لبعض والعرب اكفاء لبعض والعرب بعضهم اكفاء لبعض والا صل فيه قوله عليه

السلا م فقريش اکفا ، بعض لبعض فبطن ببطن والعر ب بعضهم اکفا ء لبعض بقبلية اوردرمختار میں ہے المرا د با لعجم من لم ینسب با حدی قبا ئل العر ب ویسمو ن الوالی (ھکذا فتاوی عبدالحی)اور برجندی میں ہے ان فی العجم لا یعتبر النسب لا نهم ضیعو ا انسا بهم هکذا **اور صاحب برحنبدی نے جلد۲ میں خود بایں طور بعض مجوزین کا قول نقل کر کے یہ فیصلہ کر دیا** وھوھذا ان الفقیه کفو للعلو یه ان شر ف الحسب فو ق شر ف النسب و هکذ ا ذکر فی المحیط وقا ل فی المضمرا ت الا صح انه لا یکو ن ذو جا ه کا لسلطا ن والعا لم

اور فتاویٰ ابراہیم شاہی وفتاویٰ نادراجواہر قلمی ص ۲۲ میں لکھا ہے۔

مجهو ل النسب لا یکو ن کفو المعرو ف النسب الصیح عند ابی حنیفه

یعنی مجہول نسب والا معروف نسب والے کے واسطے کفو نہیں ہوتا امام صاحب کے نزدیک یہی صحیح ہے۔

پس اس عبارت سے صاف صاف معلوم ہوا کہ سیدہ علویہ کے ساتھ نکاح کسی عالم وسلطان وغیرہ کا ہرگز جائز نہیں ہوسکتا کیونکہ نہ تو ہم ان کے کفو ہیں اور نہ ہم لوگ اہل عرب ہیں اور نہ یہ ہمارے انساب صحیح اور دوست ہیں اور نہ ہی ہمارا شجرہ نسب ان سے کہیں مل سکتا ہے پس جب ہماری نسبتیں بھی ضائع ہو چکی ہیں تو پھر نکاح ان سے کرنا کس طرح جائز ہوسکتا ہے اور بعض لوگ بے دھڑک کہہ دیتے ہیں کہ سیدہ کے ساتھ نکاح جائز ہے کیونکہ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپس میں رشتہ داری کی ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ وہ تمام قریشی قبیلہ واحد اور اہل عرب اور صحیح النسب اور دور نزدیک میں برادری اور اہل تقوی اور ایک دوسرے کے جانثار تھے۔ لہٰذا ان کے نکاح آپس میں جائز ہونے اور ہم لوگوں میں یہ امور کہاں اور مولوی ثناءاللہ وغیرہ کس کھیت کی مولی ہیں۔

چه نسبت خا ک را بعا لم پا ک فقط والله اعلم با لصوا ب المجیب فقیر نظام الدین ملتا نی حنفی عفی عنه (عزیز المعظم فی کرام المکرام صف 21-20)

شیخ الاسلام حضرت خواجہ مفتی محمد قمر الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

سوال سا لتم ان نکا ح السیده (الشر یفة) من غیر الشر یف یجو ز ام لا

فالجواب فنقو ل ان نکا ح الشر یفة المسلمة من غیر الشریف لا یجو ز لفقدا ن القرا بة الجسمیة وعدم تیقن القرا بة الر وحا نیة کما ذکر نا ان القرابة الروحانیة اولیٰ واقر ب باا لنسبة القر ابة الجسمة فقط

ترجمہ (سوال) سیدہ شریفہ کا نکاح غیر سید سے ہوسکتا ہے یا نہیں۔

جواب ہم کہتے ہیں کہ غیر سید کے ساتھ سیدہ کا نکاح بوجہ فقدان قرابت جسمیہ کے اور عدم تیقن قرابت روحانیہ کے جائز نہیں جیسا کہ ہم نے ذکر کیا کہ قرابت جسمیہ بہ نسبت قرابت روحانیہ اولیٰ اور زیادہ قریب (عزیز المعظم فی اکرام المکرم 28-31)

شیخ الاسلام کا سیدہ زادی کا غیر سیدہ سے نکاح کے متعلق طویل فتویٰ ہے عربی زبان میں جسے ہم نے صرف فتوے کا خلاصہ نقل کیا۔

انتہائی افسوسناک پہلو

بدقسمتی سے آج کے دور میں پردہ ختم ہو چکا اور بے حیائی عروج پر ہے۔ شرم وحیاء برائے نام ہے نوجوان لڑکے لڑکیاں مخلوط ماحول میں زندگی کی ابتداء کرتے ہیں جس سے طرح طرح کے فتنے پیدا ہو رہے ہیں۔ ان میں خفیہ نکاح، کورٹ میرج، اغواء وغیرہ جس کے ردعمل میں خاندانی دشمنیاں، غیرت کے نام پر قتل روزمرہ کا معمول بنا ہوا ہے۔ اسی ماحول میں اوباش نوجوان غیر سید، سیدزاریوں کو ورغلا کر خفیہ نکاح کر لیتے ہیں یا کورٹ میرج کر لیتے ہیں جو کہ خاندان کے لیے بلکہ پوری سادات برادری کے لیے اذیت وعار کا

سبب بن جاتا ہے۔ ایسے ہی حالات کے متعلق مسلک دیوبند کے مشہور مدرسہ جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک کے مفتی صاحب مفتی محمد فرید سے سوال ہوا آپ نے مندرجہ ذیل فتویٰ دیا۔

سوال کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ہمارے علاقہ میں بعض سیدہ لڑکیوں نے اپنی مرضی سے غیر سید لڑکوں سے نکاح کئے ہیں اور بعض اغواء کئے گئے ہیں کیا سید لڑکیوں کا نکاح غیر سید لڑکوں سے جائز ہے۔

بینوا توجروا المستفتی پیر سرور شاہ گیلانی تھانہ پورہ ایبٹ آباد 21-07-1984ء

الجواب بالغہ سیدہ کا نکاح غیر کفو کے ساتھ کالعدم ہوتا ہے جبکہ اولیاء معترض ہوں

کذا فی ردالمحتار (۲،۹،۴ والھندیہ ۱۰، ۳۱۱) وھوالموفق

(فتاویٰ فریدیہ جلد پنجم صفحہ ۱۱۹)

مفتی محمد فرید صاحب دیوبندی کا سیدزادی کا غیر سید کے ساتھ نکاح کے متعلق دوسرا فتویٰ

سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ سیدزادی نے ایک جگہ از خود نکاح کیا ہے جبکہ اس کے والدین نے دوسری جگہ نکاح کر دیا ہے اب کونسا نکاح صحیح ہے۔ بینوا توجروا

الجواب شرط صدق وثبوت اگر پہلے نکاح میں ایجاب وقبول ہوا بھی ہو پھر بھی یہ پہلا نکاح غیر شرعی ہے اور یہ اس کی منکوحہ نہیں ہے اور دوسرے کے ساتھ اس کا رہنا حرام نہیں ہے۔ المجیب عبدالحلیم عفی عنہ الجواب صحیح بالغہ کا غیر کفو کے ساتھ نکاح کرنا نامنظور اور کالعدم ہے جبکہ اولیاء کی رضا کے بغیر ہو وھوالموافق (فتاوی فریدیہ جلد پنجم ص118)

عام سول میرج کے متعلق مفتی اعظم پاکستان مفتی منیب الرحمٰن صاحب کا فتویٰ

سوال سول میرج کی شرعی حیثیت کیا ہے

جواب لڑکی اپنا شناختی کارڈ، میڈیکل سرٹیفکیٹ یا کوئی بھی دستاویزی ثبوت پیش کر کے

کسی مجاز عدالت کے سامنے اپنے آپ کو شناخت کرا کے اپنی بلوغت کا ثبوت پیش کر دے اور عدالت کو مطمئن کر دے کہ اسے اپنی آزادانہ مرضی سے بلا جبر کسی سے شادی کرنا چاہتی ہے عدالت اس کو مطمئن ہونے کے بعد اجازت دے دے اور وہ اپنے پسندیدہ شخص سے باقاعدہ نکاح کر لے تو اسے عرف عام اور قانون کی اصطلاح میں سول میرج کہتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ اس میں والدین اور سرپرست کی مرضی اور اجازت شامل نہیں ہوتی تاہم قانونا یہ شادی منعقد ہو جاتی ہے۔

اس سے معاشرتی مسائل پیدا ہوتے ہیں بعض اوقات نوبت قتل تک جا پہنچتی ہے فقہ حنفی کی رو سے شادی کے لیے عاقلہ و بالغہ لڑکی کی رضامندی ضروری ہے لہٰذا والدین کو چاہیے کہ وہ شادی کے لیے لڑکی کی آزادنہ مرضی ضرور معلوم کر لیں لڑکی کو بھی چاہیے کہ وہ جذباتی فیصلہ نہ کرے کیونکہ جذباتی فیصلے بعض اوقات تباہ کن ثابت ہوتے ہیں اور ایسی شادیاں اکثر ناکام رہتی ہیں۔

لڑکی اگر ولی کی اجازت کے بغیر غیر کفو کے ساتھ شادی کر لے تو ولی کو عدالت کے ذریعے فسخ کرانے کا حق حاصل ہے۔ کفو سے مراد یہ ہے کہ لڑکا اور لڑکی حسب ونسب، مال ودولت، دین داری اور صنعت وحرفت یعنی پیشہ کے لحاظ سے ہم پلہ ہوں۔ آج کل کے جدید شہری ماحول میں عہدہ ومنصب اور تعلیم بھی معیار میں شامل ہے۔ (تفہیم المسائل جلد اول صفحہ ۳۶۳)

یہ حقیقت ہے کہ آج زیادہ تر نوجوان لڑکے لڑکیوں میں خفیہ روابط کی وجہ سے کورٹ میرج عام ہے اور اس کی وجہ بے حیائی۔ بے پردگی ہے۔

مجدد مسلک اہل سنت حضرت علامہ مولانا محمد شفیع اوکاڑوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس کی وجہ یوں بیان کرتے ہیں۔

کنواری لڑکی کی شرم وحیا مشہور تھی۔ چنانچہ لوگ مثال دیا کرتے تھے کہ فلاں تو

کنواری لڑکیوں کی طرح شرماتا ہے لیکن آج کل اسکولوں اور کالجوں میں پڑھنے والی کنواری لڑکیاں اور لڑکے جو کچھ کر رہے ہیں وہ کسی سے پوشیدہ نہیں (الا ماشااللہ) ناجانے مسلمان قوم غیرت وشرافت اور شرم وحیا کو چھوڑ کر کیوں بے غیرت اور بے حیا ہوتی جارہی ہے۔(سفینہ نوح حصہ دوم صف ۳۷) حقیقت میں یہ ساری خرابی بے پردگی کی وجہ سے ہے ہم نے بطور نصیحت مسلمان بچوں اور بچیوں کے لیے مفتی اعظم پاکستان کا فتوی نقل کیا۔

ان حالات میں سادات کو زیادہ محتاط ہونے کی ضرورت ہے

خلاصہ کلام

حاصل کلام سادات کرام کی تعظیم ہر اعتبار سے ضروری ہے۔ان میں سے یہ بھی ہے کہ کوئی غیر سید سیدہ زادی کے ساتھ نکاح کا قصد نہ کرے۔چاہے وہ عالم فاضل کیوں نہ ہو کیونکہ سادات بنی فاطمہ کا کوئی بھی ہمسر نہیں اور نہ ہی کوئی خاندان انکا کفو بن سکتا ہے۔ سادات کے ساتھ نکاح کی عدم جواز کئی حکمتوں اور مصلحتوں پر مبنی ہے اور مختلف فتنوں کا سد باب ہے اور احترام سادات کا تحفظ بھی ہے۔

ہم نے تفصیل سے حقیقت کو بیان کیا۔ہم نے سادات کی عظمت کو مدنظر رکھتے ہوئے نکاح کے عدم جواز پر بحث کو سپرد قلم کردیا۔ہمارا مطمع نظر سادات کی عظمت اور امت کی اصلاح ہے نہ کہ کسی سے اختلاف۔

سید زادیوں کے لیے دعوت فکر

قیامت کا دن ہوگا میدان محشر برپا ہوگا ساری انسانیت میدان حشر میں حاضر ہوگی۔اچانک ایک آواز ہوگی۔جس کا ذکر حدیث میں یوں ہے۔

حدیث عن علی رضی الله عنه قال سمعت النبی ﷺ یقول اذا کان یوم القیامة نادی مناد من وراء الحجاب یا اهل الجمع غضوابصارکم عن

فاطمة بنت محمد ﷺ حتى تمر (رواه الحاكم)

ترجمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت کے دن ایک نداء دینے والا پردے کے پیچھے سے آواز دے گا اے اہل محشر اپنی نگاہیں جھکا لو تاکہ فاطمہ بنت محمد ﷺ گزر جائیں۔

(بحوالہ عرفان السنہ کتاب المناقب صف ۲۷۷)

یہ کون فاطمہؓ، یہ وہ فاطمہؓ جس کے متعلق حضور اکرم ﷺ نے فرمایا حدیث عن حذيفه رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ ان هذا ملك لم ينزل الارض قط قبل هذه الليلة استاذن ربه ان يسلم علي و يبشرني بان فاطمة سيدة نساء اهل الجنة والحسن والحسين سيدا شباب اهل الجنة (رواہ الترمذی والنسائی واحمد)

ترجمہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ایک فرشتہ جو اس رات سے پہلے کبھی زمین پر نہ اترا تھا۔اس نے اپنے پروردگار سے اجازت مانگی کہ مجھے سلام کرنے کے لیے حاضر ہوا اور مجھے یہ خوشخبری دے کہ (میری لخت جگر) فاطمہؓ اہل جنت کی تمام عورتوں کی سردار ہے اور (میرے بیٹے) حسنؓ وحسینؓ جنت کے جوانوں کے سردار ہیں (عرفان السنہ کتاب المناقب صف ۲۷۳)

یہ وہ فاطمہؓ ہے کہ جس سے حضور ﷺ کی نسل کو اللہ تعالی نے قیامت تک پھیلا دیا۔

اے سیدزادیوں تمہاری نسبت اس فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ہے جو کہ شرم وحیاء کا مجسمہ تھیں۔ پردے کی سخت پابند تھیں۔آپ نے یہ گوارہ نہ کیا کہ وفات کے بعد کوئی اجنبی ان کے کفن کو دیکھ لے وصیت کی کہ میری چارپائی پر کھجور کے تازہ شاخوں سے کمان جال بنا کر اس کے اوپر چادر یا کپڑا ڈال دیں تاکہ پوری طرح پردہ ہو۔میری تدفین بھی رات میں ہو تاکہ کسی اجنبی کی نظر میرے جنازے پر نہ پڑے۔

اسی وجہ سے رب کائنات کو بھی آپ کی شرم وحیا کا لحاظ ہے کہ قیامت کے دن جب سیدہ طیبہ، طاہرہ، عابدہ، زاہدہ، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہ کی سواری کے گزرنے کا وقت ہوگا وہاں پر میدان محشر میں پورے پردے کا اہتمام ہوگا۔

اے شہزادیوں ذرا سوچوں کہ تمہاری نسبت ان سے ہے اور اگر دنیا میں بے پردہ ہوکر بازاروں کی زینت بن جائیں۔ اجنبی لڑکوں سے فون پر باتیں کریں۔ غیر مردوں سے تنہائی میں ملاقاتیں ہو اور پھر کورٹ میرج ہو وغیرہ تو ذرا سوچو کہ قیامت کے دن حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہ سے کس منہ سے سامنا کروگی سوچ کر فیصلہ خود کریں۔

آپ نے فرمایا تھا کہ عورتوں کے لیے سب سے بہتر بات یہ ہے کہ نہ وہ کسی غیر محرم کو دیکھیں اور نہ کوئی غیر محرم ان کو دیکھیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ عورت کے لیے کون سی چیز بہتر ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہ خاموش رہے۔ کسی نے جواب نہ دیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں اسی وقت حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور پوچھا

ای شی خیر اللنساء قالت لا یرین الرجا ل ولا یرونهن فز کر ت للنبی ﷺ فقا ل فاطمة بضعه من (دارقطنی)

ترجمہ: کہ عورتوں کے لیے سب سے بہتر کونسی چیز ہے آپ نے فرمایا کہ نہ وہ مردوں کو دیکھیں اور نہ مرد ان کو دیکھیں، فرماتے ہیں میں فاطمہ رضی اللہ عنہ کا جواب آپ ﷺ سے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا فاطمہؓ میرے جگر کا ٹکڑا ہے۔ مطلب یہ کہ فاطمہؓ نے اس کو خوب سمجھا اور جواب بالکل صحیح دیا۔

عورت کے لیے پردہ کیوں لازم ہے؟

اس حقیقت سے پردہ اٹھاتے ہوئے علامہ شفیع اوکاڑوی رحمۃ اللہ وبرکاتہ تحریر کرتے ہیں۔

یہ ایک حقیقت ہے جس کا انکار نہیں کیا جا سکتا کہ موزوں اور متناسب اور حسین وجمیل اشیاء کی طرف قلوب ونفوس کا میلان ایک طبعی امر ہے۔ یہ انسان کی فطرت میں ہے کہ جب وہ کسی چیز کو پسند کر لیتا ہے تو پھر اس کے حصول کی ہر ممکن کوشش کرتا ہے۔ اسی واسطے ہر دکان دار اپنی حسین وجمیل اشیاء کا برسر بازار مظاہرہ کرتا ہے تاکہ لوگوں کی نظر ان پر پڑے اور وہ ان کی خوبیوں سے مطلع ہوکر ان کو حاصل کریں۔

وہ جانتا ہے کہ اگر ان کو چھپا کر رکھ چھوڑا اور کسی کی نظر ان پر نہ پڑی تو کسی کے دل میں ان کے حصول کا جذبہ پیدا نہیں ہوگا کیونکہ حصول کا جذبہ تو دیکھنے کے بعد ہی پیدا ہوتا ہے۔ جب آپ اس حقیقت کو اچھی طرح جانتے ہیں تو انصاف سے بتائے کہ اگر ایک حسین وجمیل جوان عورت اپنے حسن وجمال، زینت وآرائش کے ساتھ بے حجاب لوگوں کے سامنے آئے گی تو جو لوگ شہوات نفسانی رکھتے ہیں اور وہ منجانب اللہ معصوم ومحفوظ بھی نہیں ہیں۔ کیا وہ متاثر نہیں ہونگے اور کیا ان کے جذبات میں ایک تحریک پیدا نہیں ہوگی۔ ضرور ہوگی، پھر وہ چاہیں گے کہ کسی نہ کسی طرح اپنے جذبات کی آگ کو بجھائیں اور کچھ نہیں تو قصداً بار بار نظر کر کے لطف اندوز ہوں گے اور پھر یہی لطف اندوزی ایک عادت بن جائے گی جو آگے چل کر بے حیائی کے ارتکاب اور فتنہ وفساد کا موجب بنے گی۔

خدا کی قسم ہماری عزت وآبرو کی حفاظت اس میں ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول برحق ﷺ کے مقدس ارشادات پر عمل پیرا ہوکر پردے کی پابندی کریں اور کروائیں۔

(سفینۂ نوح حصہ دوم صفحہ ۳۹)

پردہ ہی عورت کے لیے پاک دامنی کا ضامن ہے

اسلامی اخلاقیات میں شرم وحیا کا دائرہ بڑا وسیع ہے۔ یہ مرد اور عورت دونوں کو شامل کرتا ہے۔ حجاب وستر اور پردہ اسلامی اخلاقیات کی پہلی سیڑھی ہے کیونکہ معاشرہ میں

صد ہا برائیوں کو جنم دینے والی چیز بے حیائی اور بدنگاہی ہے بدنگاہی اور چوری چھپے نظر بازی ہی انسان کو بدکاری کی طرف دھکیلتی اور بدچلنی اور بدکرداری پر ابھارتی ہے۔

یہی بدنظری چوری چھپے ملاقاتوں تک پہنچاتی اور پھر آخر کار اسے گمراہی اور بدنامی کے جہنم میں گرا دیتے ہے۔ شریعت مطہرہ اسی بدچلنی اور بدکاری سے آدمی کو بچاتی ہے اور فوز و فلاح کی طرف بلاتی ہے۔ جس میں مرد و عورت کی پاک دامنی ہے۔

جیسا کہ رب کائنات قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے۔

قل للمو منین یغضو امن ابصا ر ھم ویحفظو فرو جھم ذلك از کی لھم ان اللہ خبیر بما یصنعون (سورۃ النور)

ترجمہ آپ ﷺ مسلمان مردوں کو حکم دو کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں یہ ان کے لیے بہت بہتر ہے بے شک اللہ کو ان کے کاموں کی خبر ہے اور عورتوں کے لیے رب کائنات نے ارشاد فرمایا۔

وقل للمو منت یحفظن و یحففطن فروجھن ولا یبدین زینتھن الا ما ظھر منھا و لیضر بن بخمور ھن علی جیو بھن (سورۃ النور)

ترجمہ اور آپ ﷺ مسلمان عورتوں کو حکم دو کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی پارسائی کی حفاظت کریں اور نہ ظاہر کریں اپنی آرائش کو مگر جتنا خود ہی ظاہر ہے اور دوپٹے اپنے گریبانوں میں ڈالے رہیں۔

پہلے آیت کریمہ میں مردوں کو غض بصر اور حفظ و فروج کا حکم دیا گیا کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔ اس کے بعد مسلمان عورتوں کو وہ ادب و احکام بتائے جا رہے ہیں، جن پر عمل پیرا ہو کر مسلمان عورتیں اپنی عزت اور ناموس کی بد قماش مردوں کی ہولناکیوں سے محفوظ و مامون رکھ سکتی ہیں۔

حقیقت میں بدنظری عموماً زنا کی پہلی سیڑھی ہے اسی سے فحش کاریوں کے دروازے کھلتے ہیں چونکہ عورتیں اپنی فطری کمزوریوں کے باعث جلد دوسروں سے متاثر ہو جاتی ہیں۔ اس لیے قرآن کریم ان سے صرف غض بصر اور حفظ فروج ہی کا مطالبہ نہیں کیا جیسا کہ مردوں سے کیا گیا تھا بلکہ وہ ان سے کچھ اور مطالبے بھی کرتا ہے کہ تمہاری آرائش و زیبائش کا شوق تمہیں غلط راہوں پر نہ ڈال دے اور ایسا نہ ہو کہ تمہارا شوق تمہیں عزت و ناموس سے محروم کر کے بے حیائی اور بے شرمی و آوارگی اور بدچلنی کی اندھیریوں میں ڈال کر تمہاری دنیا و اخرت کو ہی تباہ و برباد کر دے۔

شیطانی فتنے

عریاں فلمیں ٹیلی وژن پر بے حیاء نشریات، فحش ناول بے حیائی سے بھرپور میگزین وغیرہ یہ سارے جذبات کو ابھارنے کے ذرائع ہیں۔ موبائل کا فتنہ مخلوط تعلیم، نئی نسل کو تباہ برباد کر رہا ہے۔ ان افسوس ناک حالات کے متعلق خطیب پاکستان علامہ اوکاڑوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں۔ آج کل اسکولوں اور کالجوں میں پڑھنے والی کنواری لڑکیاں اور لڑکے جو کچھ کر رہے ہیں وہ کسی سے پوشیدہ نہیں (الا ماشاءاللہ) ناجانے مسلمان قوم غیرت و شرافت اور شرم و حیا کو چھوڑ کر کیوں بے غیرت اور بے حیا ہوتی جا رہی ہے۔

حقیقت میں ساری خرابی سینما، بے پردگی اور مروجہ غلط تعلیم کی ہے کتاب و سنت اور بزرگان دین کی مقدس زندگیوں کے حالات کے بجائے ہمارے پیش نظر رومانی لغو افسانے اور فلمی ستاروں کے حالات ہیں۔ اسکولوں کالجوں میں ڈرامے، ناچ اور گانے وغیرہ بھی سکھائے جاتے ہیں۔ ان چیزوں کے تاثرات کے خطرناک نتائج ہمارے سامنے ہیں۔ (سفینہ نوح حصہ دوم صفحہ ۳۸)

یہ حقیقت ہے کہ آج ان شیطانی فتنوں نے شرفاء کی عزتیں خاک میں ملا دی ہے۔

علاج

پردہ یا حجاب ایک قرآنی قانون ہے۔ جوملت اسلامیہ کے طبقہ نسواں کو رب کائنات کی طرف سے اس لیے سپرد کیا گیا ہے کہ اس قانون کے ذریعے سے طبقہ خواتین اپنی قدرتی عزت و وقار کی واقعی قدر و قیمت اور اس کی اعلیٰ خصوصیات و کمالات اور قیمتی جذبات وسعادات کی حفاظت کرسکتی ہیں۔

آخر میں اختتام اس دعا کے ساتھ کہ یاالٰہی آج امت محبوب ﷺ کو وہ عظمت عطا فرما جو اس سے قبل اسلاف کی تھی اور حضور ﷺ اور آپ ﷺ کے اہلبیت کی سچی محبت کا مزا عطا فرما اور بے حیائی سے تمام مرد وزن کو بچا۔ ہمیں نیکی اور اچھائی کے ساتھ زندگی بسر کرنے اور اپنے اسلاف کی سچی پیروی کرنے کی توفیق عطا فرما آمین۔ واخر دعوانا ان

الحمد الله رب العلمين

گل دستہ چمنستان مصطفیٰ ﷺ

ولادت باسعادت

حضور ﷺ بوقت صبح صادق بروز پیر ۱۲ ربیع الاول بمطابق 22 اپریل 571ء کو مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے۔

سلسلہ نسب شریف والد ماجد کی طرف سے

حضرت محمد ﷺ، بن عبداللہ، بن عبدالمطلب، بن ہاشم، بن عبدمناف، بن قصی، بن کلاب، بن مرہ، بن کعب، بن لوی، بن غالب، بن فہر، بن مالک، بن نضر، بن کنانہ، بن خزیمہ، بن مدرکہ، بن الیاس بن مجر، بن نزار، بن معد، بن عدنان

سلسلہ نسب شریف والدہ ماجدہ کی طرف سے

حضرت محمد ﷺ بن آمنہ بنت وہب بن عبدمناف بن زہرہ بن کلاب بن مرہ

آپ ﷺ کے والدین کا نسب نامہ کلاب بن مرہ پر مل جاتا ہے۔

حضور پرنور ﷺ کے والد ماجد کا نام عبداللہ جسکا معنیٰ ہے اللہ تعالیٰ کا بندہ

اور آپ ﷺ کی والدہ ماجدہ کا نام آمنہ جسکا معنی ہے ایمان والی

نکتہ حضور ﷺ کے والدین مومن وموحد ومسلم تھے علماء محققین اہلسنت کا عقیدہ ہے کہ حضور ﷺ کے ماں باپ دونوں یقیناً بلاشبہ مومن ہیں۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قول ہے۔

بلکہ حضور ﷺ کے تمام آباؤ اجداد، حضرت آدم علیہ السلام تک سب کے سب مومن ہیں۔

اس مسئلہ پر مولانا الشاہ احمد رضا خاں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا رسالہ شمول الاسلام لاباء الکرام، میں نہایت ہی مفصل ومدلل تفصیل تحریر ہے۔

حضور ﷺ کو دودھ دینے والی خوش نصیب عورتیں: حضور ﷺ کو تین محترم عورتوں نے دودھ پلایا: حضرت ثوبیہ، والدہ ماجدہ حضرت آمنہ، حضرت حلیمہ سعدیہ

آپ ﷺ کی کنیت ابوابراہیم

حضور ﷺ کے ازواج مطہرات

ارشاد باری تعالیٰ ينساء النبی لستن كا حد من النساء ان اتقيتن (احزاب)

اے نبی ﷺ کی بیویو تم اور عورتوں کی طرح نہیں ہو اگر اللہ سے ڈرو۔

واز وا جه امهتهم (احزاب)

اور اس (نبی) کی بیویاں ان (مومنین) کی مائیں ہیں۔

حضور ﷺ کے ازواج مطہرات کی تعداد گیارہ ہے۔

1. حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت خویلد لقب طاہرہ (تعلق خاندان قریش)
2. حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت زمعہ (تعلق خاندان قریش)
3. حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت ابوبکر صدیق لقب حمیرا (تعلق خاندان قریش)
4. حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ (تعلق خاندان قریش)
5. حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت خزیمہ لقب ام المساکین
6. حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت ابوامیہ، کنیت ام سلمہ (تعلق خاندان قریش)
7. حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت جحش (تعلق خاندان قریش)
8. حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت حارث (تعلق خاندان قریش)
9. حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت ابوسفیان (تعلق خاندان قریش)
10. حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت حیی (تعلق خاندان نبی اسرائیل)
11. حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت حارث

حضور ﷺ کی باندیوں کے نام

حضور ﷺ کی مقدس باندیوں کی تعداد 4 ہے۔

حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حضرت ریحانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حضرت نفیسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

ان کا نام موجود نہیں جس کا تذکرہ حسین نے کیا مگر نام معلوم نہیں۔

حضور ﷺ کے صاحبزادگان

حضور ﷺ کے صاحبزادگان کی تعداد تین ہے۔

حضرت قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطن مبارک سے پیدا ہوئے۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطن مبارک سے پیدا ہوئے۔

حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطن مبارک سے پیدا ہوئے۔

حضور ﷺ کی صاحبزادیاں

حضور اکرم ﷺ کی چار صاحبزادیاں تھیں۔

حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا — حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حضرت اُم کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا — حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ تمام شہزادیاں حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطن سے پیدا ہوئیں۔

حضور اکرم ﷺ کے چچاؤں کی تعداد

مؤرخین کے اختلاف کی بنا پر آپ ﷺ کے چچاؤں کی تعداد مختلف ہے۔

نو، دس، گیارہ، بارہ

حارث، ابوطالب، زبیر، حمزہ، عباس، ابولہب، غیداق، مقوم، ضرار، قثم، عبدالکعبہ، جحل

حضور اکرم ﷺ کی پھوپھیاں

آپ ﷺ کی پھوپھیوں کی تعداد چھ ہیں۔

عاتکہ امیمہ ام حکیم برہ صفیہ اروی

حضور ﷺ کے داماد

حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ابو العاص بن ربیع

حضور ﷺ کے نواسے اور نواسیاں

1. حضرت علی بن ابی العاص
2. حضرت امامہ بن ابی العاص

یہ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطن سے پیدا ہوئے

3. حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
4. حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ
5. حضرت محسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
6. حضرت ام کلثوم بنت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
7. حضرت زینب بنت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطن مبارک سے پیدا ہوئے۔

8. حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یہ حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطن مبارک سے پیدا ہوئے۔

حضور ﷺ کے خلفاء

آپ ﷺ کے خلفاء کی تعداد پانچ ہے۔

1. خلیفہ اول:

حضرت عبداللہ بن ابی قحافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

مدت خلافت 2 سال 3 ماہ (11 تا 13 ھ)

2. خلیفہ دوم: (13تا24ھ)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدت خلافت 10 سال 5 ماہ 4 دن

3. خلیفہ سوم: (24تا35ھ)

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدت خلافت (12 سال 11 دن)

4. خلیفہ چہارم: (35تا40ھ)

حضرت علی رضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدت خلافت 4 سال 9 ماہ

5. خلیفہ پنجم: (40تا41ھ)

حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ عنہ مدت خلافت چھ ماہ

حضور ﷺ کی تاریخ وصال

1 ربیع الاول یا 8 ربیع الاول ۱۱ھ

یارب العلمین — یارحمۃ للعلمین

من یرد اللہ خیرا یفقھه فی الدین (الحدیث)

ترجمہ

(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) جس سے اللہ تعالیٰ بھلائی کا قصد کرتا ہے۔ اسے دینی بصیرت عطا کرتا ہے۔

زیر سرپرستی

خواجہ پیر سید انور شاہ انور ترمذی چشتی مدظلہ العالی

شائقین علوم دینیہ کے لیے منفرد دینی تربیتی ادارہ

دارالعلوم معینیہ نظامیہ	خواجہ نگر اوگی
ماحول	قیام وطعام کا مناسب انتظام، مکمل دینی تربیتی ماحول
شعبہ جات	ناظرہ، حفظ القرآن، تجوید، درس نظامی
اعلان داخلہ	تمام شعبہ جات میں داخلے جاری ہیں۔

منتظمین

تعلیم وتربیت

پیر سید انور شاہ انور چشتی	سرپرست اعلیٰ
مولانا مفتی محمد ادریس صابری	مہتمم
علامہ ڈاکٹر سید محمد اکرم شاہ نقشبندی	ماہر تعلیم
حافظ سید کریم شاہ چشتی	ناظم دارالاقامہ

انتظامی امور

جناب محمد سہراب چشتی	صدر
جناب محمد نذیر چشتی	نائب صدر
جناب انور خطاب چشتی	جنرل سیکرٹری
جناب محمد جاوید صاحب چشتی	خزانچی

دارالعلوم معینیہ نظامیہ، خواجہ نگر، تحصیل اوگی، ضلع مانسہرہ

رابطہ نمبر 03002715485, 0343-5872337